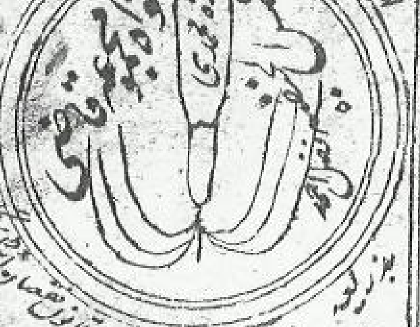
تعداد جلد ۰۰۵ قیمت ۱/

ان تنصروا اللہ ینصرکم

جناب فیضمآب حضرت ابو علی شاہ

یہہ کتاب رجسٹری شدہ ہے



نافع العباد جواب دافع الفساد

سید بغدادی وارد حال لاہور بیرون ...

مطبع تحفہ پنجاب لاہور میں چھپا



الحمد للہ وسلام علے عبادہ الذین اصطفٰے ۔ امابعد پس یہ مسئلہ کبریٰ متعلقہ بالامامۃ الصغریٰ اس زمانہ میں اہم المسائل ہے ہر ایک مسلمان سُنی کو لازم ہے کہ اس مسئلہ کو بخوبی حفظ کرے تاکہ نماز اُس کی جو بعد ایمان باللہ و رسولہ اصل اصول دین کا ہے مردود نہووے ۔ اور عند اللہ مقبول ہو کر مثمر ثمرات ابدیہ کا ہووے ۔ اللہ تعالے نے فرمایا ہے ۔ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ یعنے اللہ تعالے پرہیزگاروں کے ہی عمل قبول فرماتا ہے نہ دوسروں کے اور حدیث شریف میں وارد ہے لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلٰوةَ مَنْ تَقَدَّمَ قَوْمًا وَهُمْ لَهٗ كَارِهُوْنَ رواہ ابوداؤد یعنے اللہ تعالے نہیں قبول کرتا نماز اُس شخص کی جو امامت کراوے کسی قوم کی ۔ بحالیکہ وہ قوم اُس کو مکروہ جانتی ہوں اور حاکم نے مرفوعاً حدیث بیان کی ہے ۔ یعنے

اِنْ سَرَّكُمْ اَنْ يَّقْبَلَ اللّٰهُ صَلٰوتَكُمْ فَلْيَؤُمَّكُمْ خِيَارُكُمْ فَاِنَّهُمْ وَفْدُكُمْ فِيْمَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ رَبِّكُمْ

اگر خوش آتی ہے تمکو یہ بات کہ اللہ تعالے تمہاری نماز قبول فرماوے تو چاہیے کہ اچھے نیک لوگ تم میں سے تمہاری امامت کراویں کیونکہ وے وکیل ہیں تمہارے درمیان تمہارے اور تمہارے رب کے ۔

اس آیت کریمہ اور حدیث شریف سے خوب روشن ہو گیا کہ نماز قبول وہی ہے جو سُنی اور صالح کے پیچھے ادا کی جاوے ۔ اب معلوم کیا جاوے

له یہ رسالہ اسلام کی ۱۱ کتابیں ص ۳۲۵ پر بھی ہے

کہ اس امت مرحومہ میں کون فرقہ سعید ہے اور کون متقی اور کون شقی ہے اور کون غیر متقی ۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس امت کے تہتر فرقے میں سے ایک فرقہ کو جنتی فرمایا اور بہتر کو ناری و جہنمی ۔ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہشتی کون ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ مَا اَنَا عَلَيْهِ وَاَصْحَابِیْ ۔ جسپر میں ہوں اور میرے اصحاب بس وہی فرقہ جنتی ہے جو حضرت صلعم اور اصحاب کے طریق پر ہو ۔ ظاہر ہے کہ یہہ فرقہ ناجیہ کل فرقہ اہل سنت و جماعت کا ہے جو حنفی و شافعی مالکی و حنبلی ہیں یہہ چاروں مذہب والے ایک عقیدہ رکھتے ہیں اللہ تعالے کو منزہ و مقدس ذاتی جملہ اوصاف رذیلہ سے اور موصوف ذاتی جملہ اوصاف کے ساتھ اعتقاد کرکے جمیع انبیا اور رسل کو علیہم الصلوٰۃ والسلام معصوم جانتے ہیں اور سارے اصحاب کبار رضی کو مومن کامل یقین کرکے خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کو متفاضل رکھتے ہیں ۔ اور کہتے ہیں رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے اے پروردگار ہمکو اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے با ایمان گذر گئے ہیں بخش دے اور ہمارے دلوں میں دشمنی ایمان والوں کے مت ڈال) رافضی و خارجی و وہابی و معتزلہ و جبری و قدری وغیرہ جہنمی فرقے ہیں سب اس عقیدہ کے برخلاف ہیں یہہ سب کے سب بہشتی نہیں ہیں ہر ایک فرقہ کے عقائد کی جدا جدا ہیں روافض کی جدا ہیں اور خارجیوں کی جدا اور وہابیوں کی جدا ۔ چونکہ اس رسالہ میں تذکرہ وہابیوں کا مقصود ہے لہذا ان کی کتابوں کا نشان دینا واجب ہے پہلی کتاب انکی عقائد کی کتاب التوحید مصنفہ محمد بن عبد الوہاب نجدی کی ہے جس کے سبب یہہ فرقہ اپنے آپ کو محمدی کا لقب دیتا ہے دوم تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسمٰعیل دہلوی کی ہے جس کے سبب یہہ فرقہ اپنے آپ کو

اہل حدیث کا خطاب دلاتا ہے۔ اور باقی کتابیں مشہور و معروف ہیں
ان کی تشریح کی چنداں ضرورت نہیں مشتے نمونہ خروارے ہے۔ یاد رہے
کہ سب اہل سنت وجماعت قرآن مجید اور سنت نبوی اور اجماع اصحابہ
کرام رض کے معتقد ہیں اور یہ وہابی لوگ اصحاب کرام کے قول و فعل کو
خلاف سنت بلکہ بدعت ضلالت کہتے ہیں اور اجماع اصحاب کرام کا انکار
کرتے ہیں اور اپنے دل سے ایسی واہیات بے اصل باتیں تراش کر
اپنے عقائد کی کتابوں میں درج کرتے ہیں جنکے سننے سے مومن آدمی ملول
ہوتا ہے اور انکو بتانا اس کا فرض لگتا ہے تقویت الایمان میں لکھا ہے کہ
یقین کر لینا چاہئے کہ سب مخلوق کیا بڑا کیا چھوٹا خدا کے شان آگے چمار سے
بھی ذلیل ہے اقول۔ یہ کیا بڑا کفر ہے جسکی توبہ بھی قبول نہیں ہو سکتی
کیونکہ توبہ صرف ان کفریات سے ہوتی ہے جو خدا تعالے کے گناہ ہوں
اور جو عباد اللہ کے حقوق ہوں وہ تو معاف نہیں ہو سکتے۔ اب اس
کلمہ کفر کی کوئی حد نہیں رہی کہ انبیاء و اولیاء و فرشتوں اور
اور محبوبوں کو اس نابکار نے یکسان کر کے چمار سے بھی ذلیل لکھ دیا۔
جس نے سارے قرآن مجید اور احادیث نبویہ کا انکار کر دیا اور سب نبی ولی
مومن و کافروں کو یکسان کر دیا۔ اللہ تعالے نے اسکا رد فرمایا۔
افنجعل المسلمین کالمجرمین مالکم کیف تحکمون یعنے کیا ہم مسلمانوں کو کافروں
جیسا کر دینگے (ایسا نہیں) کیا ہوا تم کو تم کیسا حکم لگاتے ہو۔
ایسا ہی اس تقویت الایمان والے نے کتاب ایضاح الحق کے صفحہ ۱۳۵
پر لکھا ہے کہ خدا تعالے دروغ بولنے پر قدرت رکھتا ہے ورنہ قدرت
انسانی قدرت الٰہیہ پر زیادہ ہو جاوے) اقول اس عقیدہ کو کفر نہ کہیں تو کیا
کہیں اللہ تعالے نے اپنی ذات کو منزہ و مقدس فرمایا ہے اور کہا ہے
سبحان الذی اسرٰی بعبدہ لیلا پاکی ہے ہر عیب سے اس کو

جس نے اپنے عبد کو رات میں سیر کرائی) سبوح قدوس اللہ تعا
کے نام ہیں یعنے اللہ تعالے پاک ہے ہر ایک عیب سے اور ان سے جو
مخلوق سمجھے خیال میں آویں۔ اس بد عقیدہ نے کیا شخص عیب
خدا کی ذات کو لگا دیا۔ یہ اس فرقہ وہابیہ کا پیشوا ہے اور یہ فرقہ
دعوے اسلام کا کرتا ہے اور رسالہ لکھا ہے کہ وہابی کے پیچھے حنفی کی نماز
درست ہے جسکا نام دافع الفساد رکھا ہے اقول وہابی کے پیچھے بالکل نماز
ناجائز ہے اور مطلقا حرام ہے ساری کتابوں میں اہل سنت وجماعت
کی لکھا ہے کہ بدعت و کفر والے کے پیچھے اقتدا ناجائز ہے اور یہ فرقہ
ایسا بد عقیدہ ہے کہ صحابہ کرام رض کو اہل ضلالت و بدعت سمجھتا ہے۔
تراویح آٹھ رکعت پڑھتے ہیں اور بیس رکعت پڑھنے والوں کو برا کہتے ہیں
دیکھو بیس رکعت حضرت عمر رض نے اور بعدہ جملہ خلفاء راشدین و اصحابہ
کرام نے پڑھی ہیں اس کہنے سے یہ فرقہ کافر ہوا یا مسلمان رہا۔ بلکہ ہماری
کتابوں میں تو یہ لکھا ہے کہ جو کوئی امام اعظم علیہ الرحمۃ کے قیاس
کو حق نہ مانے وہ بھی کافر ہے فتاوی عالمگیریہ صفحہ ۳۰۵ جلد ۲۔

رجل قال قیاس ابی حنیفہ رح حق نیست یکفر کذا فی التاتارخانیہ

جس کسی نے کہا کہ قیاس امام ابو حنیفہ کا حق نہیں ہے تو وہ کافر ہو جاویگا جیسا کہ تاتارخانیہ میں ہے

پس بموجب ہماری کتابوں کے جنپر فتوی ہے یہ لوگ جو قیاس امام
ابو حنیفہ رح کو حق نہیں مانتے کافر ہیں کافر کے پیچھے اقتدا ناجائز ہے
اور حرام مطلق۔ اس رسالہ دافع الفساد والے نے جتنی عبارتیں
لکھی ہیں بلکہ سب عبارات میں یہی مطلب ہے کہ کافر کے پیچھے اقتدا
ناجائز ہے یہ شخص وہابی ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دیتا ہے صفحہ ۵
بحر الرائق اکبر لکھا ہے (الصلوۃ خلف کل بر و فاجر من المومنین)

یعنے نماز پیچھے ہر نیک و گنہگار کے جائز ہے - اقول - دیکھو اسمیں مومن
شرط ہے - کہ مومن کی اقتدا جائز ہے نہ کافر کی اور صحیح میں ہے کما کان
الصحابۃ والتابعون ومن بعدہم من الائمۃ الاربعۃ یصلی بعضہم
خلف بعض) جیسے اصحابہ کرام رض اور تابعین اور امامان
دین کا مذہب وہابیوں کے سوا نہیں تھا صاف اس عبارت سے بھی
یہی معلوم ہوا کہ اہل ایمان اہل سنت وجماعت والوں کے پیچھے اقتدا
جائز ہے کیونکہ سارے اصحاب اور امامان دین اہل سنت وجماعت تھے
نہ مثل وہابیوں لامذہبوں کے تھے کہ خدا کو جھوٹا اور پیغمبروں کو چمار اور ذلیل
کہیں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم
غرض کسی کتاب میں نہیں لکھا کہ رافضی اور وہابی کے پیچھے حنفی کا اقتدا
جائز ہے رسالہ دافع الفساد والا جھوٹ بکتا ہے کیونکہ وہابی ہے اور وہابی
اہل سنت وجماعت کو دھوکہ دیتے ہیں اور مختار وغیرہ میں ہے
وان انکر بعض ما علم من الدین ضرورۃ کفر بہا
لقولہ ان اللہ تعالیٰ جسم کالاجسام وانکر یعنے اگر کوئی انکار
صحبۃ الصدیق رض فلا یصح الاقتداء بہ اصلاً کرے اوس بات
کا جو دین میں ضروری جانی گئی ہے جس کے انکار سے یہہ کافر بنتا ہے جیسا
کہ یہہ کہے خدا جسم ہے مثل اجسام کے اور انکار کرے صحبت صدیق
اکبر رض کا پس اقتدا اس کے پیچھے بالکل درست نہیں ہے -
ایسا ہی جملہ کتابوں فقہ میں لکھا ہے - اب تفصیل وار سنو کہ جنکے
پیچھے نماز مکروہ ہے - مگر یاد رہے کہ یہ کراہت و درستی انکی نسبت ہے جو
اہل سنت وجماعت ہیں ورنہ وہابیوں کا فیصلہ ہو چکا ہے کہ وہ اہل
سنت وجماعت سے خارج ہیں اور انکی عقائد جدا ہیں - غلام
خواہ آزاد کیا گیا ہو - اعرابی صحرا کا رہنے والا جسکو جٹ کہتے ہیں

اعمی نابینا - فاسق - مبتدع - امرد یعنے بے ریش خوب صورت
لڑکا - سفیہ کم عقل - مفلوج - فالج زدہ - ابرص سفید داغوں والا جسکے تمام
بدن پر سفید داغ برص کے ہوں - شارب خمر - سود خوار - نمام چغل خور
مرائی ریاکار - متصنع تکلیف سے بناوٹ کرنے والا - امام باجرت مگر
متاخرین علماء نے برائے ضرورت جائز ضرورۃً لکھا ہے مخالف
مذہب والا جسکے بارہ میں خلاف کا شک ہو - اور اگر یقیناً مخالف ہو
تو حرام ہے اور اگر رعایت مقتدی کی کرے تو جائز ہے - اعرج
لنگڑا - مجبوب آلت بریدہ - حاقن بول وریح کا روکنے والا یعنے شافعی
مذہب والا یا مالکی یا حنبلی مذہب جو اہل سنت وجماعت سے ہے اوس کے
امامت مشروط ہے بشرط عدم مخالف یا مقتدی حنفی پس وہابی کی امامت
کسطرح جائز ہوسکتی ہے فتاوی عالمگیریہ جلد اول میں ہے
یجوز فصلوٰۃ خلف صاحب ہوی وبدعۃ ولا تجوز
خلف الرافضی والجہمی والقدری والمشبہۃ ومن یقول بخلق
القرآن - وصاحب ہوی ان کان ہواہ یکفر بہ صاحبہ تجوز
الصلوٰۃ خلفہ مع الکراہیۃ والا فلا کذا فی التبیین والخلاصۃ
وہو الصحیح ہکذا فی البدائع -
صاحب ہوی کے اور بدعت کے پیچھے نماز جائز ہے مگر مکروہ ہے) اور
رافضی وجہمی وقدری - اور مشبہہ (خدا کو جسم کہنے والے) اور قرآن کو مخلوق
کہنے والے کے پیچھے ناجائز ہے - خلاصہ یہہ ہے کہ اگر عقیدت ایسا
ہو کہ جس سے وہ کافر نہیں بنتا تو نماز اس کے پیچھے کراہت کے ساتھ
جائز ہے اور اگر کافر ہو جاتا ہے تو نہیں جائز -
یہہ بھی عالمگیریہ میں لکھا ہے کہ فاسق یا مبتدع کے پیچھے نماز پڑھنے
سے ثواب جماعت کا ہوتا ہے لیکن ایسا ثواب نہیں پاتا جو صالح

در جماعتی کے پیچھے ثواب ملتا ہے۔ اب یہ بات کہ شافعی المذہب کے
پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں انما یصح اذا کان الامام یتحامی مواضع
الخلاف شب جائز ہے کہ جب امام مقامات خلاف سے پرہیز کرے
ولا یکون متعصبا ولا شاکا فی ایمانہ اور جب کہ متعصب بھی نہ ہو
اور اپنے ایمان میں شک و تردد کرنے والا بھی نہ ہو (فائدہ) یہ سارے
اوصاف لامذہبوں میں موجود ہیں مواضع خلاف میں خلاف کرتے ہیں
جسکے سبب یہ لامذہب و وہابی کہلائے اور متعصب نہایت درجہ
کے ہیں جس کے سبب بارہا عدالتوں تک نوبت پہنچی اور شاک
در ایمان بھی ہیں اور حنفیوں کے نزدیک مشکوک الایمان ہونا انکا اولی
بات ہے بلکہ یقینا مسلوب ایمان ہیں کہ کتاب تقویۃ الایمان ان
لوگوں کا ایمان ہے اور وہ کتاب کفریات سے پر ہے۔
انکی شرح کی تمام ہوئی اب زیادہ لکھنے کی گنجائش ہی نہیں رہی عالمگیری
میں صاف لکھا ہے کہ نمازوں کی ترتیب کو نہ رعایت کرنے والے
کے پیچھے بھی ناجائز ہے معلوم رہے کہ یہ سارے اوصاف مذمومہ
اس گروہ دین جدید والوں میں موجود ہیں موجب مذہب حنفی کے نہ انکی
نماز ہی صحیح ہے نہ وضو اور نہ کھانا انکا پاک ہے نہ کپڑا۔ عجب مزا کہ
نہیں کرتے تو یہ لوگ اس کھوے کو ناپاک نہیں جانتے۔ بلکہ کوئی پلید ی
بول و براز پر جاوے تو بھی پلید نہیں جانتے پس انکا حنفیوں کیساتھ
کیا معاملہ باقی رہا یہ لوگ کیوں ناحق تعصب کرتے ہیں اور سنا ہے
کہتے ہیں کہ حنفیوں کی نماز وہابیوں کے پیچھے درست ہے واہ جوان
ان واہیات باتوں سے یہ بڑا خادعین دین دشمنوں سے اتنا کوئی
نہیں پوچھتا کہ جب تم وہابی ہے تو پھر تمہارا حنفیوں کیساتھ علاقہ دین کا
باقی رہا ہے کہ تم خواہ مخواہ عوام کو تنگ کرتے ہو کہ ہمارے پیچھے نماز پڑھو

اگر تم لوگ صاف ہوتے اور مخالفت حنفیوں کے ساتھ نہ کرتے تو تم حنفی مذہب
میں بھی رہتے تم تو خود دائرہ اسلام سے بھاگ نکلے اب حنفیوں کا تمہارے
ساتھ کیا تعلق رہا۔ واہ کیا بات ہے یہ وہابی لوگ حنفیوں کو مشرک کہتے
ہیں جو کوئی یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیئاً للہ پڑھے وہ انکے نزدیک مشرک
و کافر ہے اور تقلید امام معین کو ناجائز بتاتے ہیں اور زبانی کہتے ہیں کہ ہم تو حضرت
غوث اعظم قدس سرہ اور امام اعظم رح کو مانتے ہیں۔ یہ انکا دھوکہ ہے حضرت
غوث اعظم قدس سرہ کو مانتے تو حضرت غوث اعظم کی کلام کے کیوں منکر ہوتے
اور حضرت غوث اعظم کے فرمان کے مطابق جو عمل کرے اسکو کیوں کافر کہتے
غوث پاک تو فرماتے ہیں جو میرا نام پکارے اسکی سختی دور ہو جاتی ہے یہ
لوگ تو اس بات کو کفر جانتے ہیں معلوم ہوا کہ یہ لوگ درپردہ حضرت غوث
پاک کو بھی برا جانتے ہیں۔ بہجۃ الاسرار جس میں جناب غوث اعظم
قدس سرہ کے اقوال و احوال بسند جید مذکور ہیں ملاحظہ طلب ہے اور امام اعظم کی
تقلید مطابق قرآن شریف اور حدیث نبوی کے ہر ایک پر واجب ہے اس درجہ
کا عالم کوئی نہیں رہا کہ جو اس تقلید سے مستغنی ہو۔ اللہ تعالے فرماتا ہے یا
ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وکونوا مع الصادقین اے ایمان
والو تقویٰ اختیار کرو اور سچوں کے ساتھ رہو۔ اس سے صاف تقلید امام اعظم
کی ثابت ہے کل امت اہل سنت و جماعت میں سے امام اعظم رح کی مساوی
کوئی متقی نہیں سب کو حکم ہے کہ تم امام اعظم علیہ الرحمۃ کے ساتھ ہو
مگر چونکہ دوسرے اماموں کے مقلد تقلید اپنے اپنے اماموں کی کر چکے تھے اور
تقلید کر کے چھوڑنے حرام ہے لہذا شافعی و مالکی و حنبلی معذور ہے کہ ارتکاب
حرام سے بچ رہے اور وہابی ہندوستان کے پہلے حنفی تھے ان لوگوں
نے مذہب حنفی کو ترک کیا تو یہ لوگ بموجب حکم مذہب حنفی کے واجب التعزیر
ہوئے اگر سلطان اسلامی ہوتا تو انپر تعزیر شرعی جاری کرتا۔ اب طرفہ یہ ہے

کرو عوے کرتے ہیں کہ ہمارے پیچھے حنفیوں کی نماز جائز ہے معاذ اللہ بالکل حرام ہے شامی میں لکھا ہے کہ اصح مذاہب یہی ہے کہ رائے مقتدی کی معتبر ہے اگر مقتدی کو خیال ہے کہ امام مخالف مذہب والا ہے اور رعایت میری مذہب کی نہیں کرتا تو اقتدا اس کے پیچھے ناجائز ہے - یہہ بات خیال میں رہے کہ کتب دیکھے میں یہہ مسئلہ نسبت مخالف مذہب شافعی کے ہے اور شافعیوں کا عقیدہ موافق حنفیوں کے ہوتا ہے وہابی لوگ تو سخت مخالف عقائد و احکام میں ہیں حنفیوں سے مخالف انکی دو طرح پر ہے ایک عقائد میں دوم احکام میں عقائد میں وہ ہے جو بالا بحوالہ تقویت الایمان و ایضاح الحق مذکور ہوا - اور احکام فروعی میں اسطرح ہے کہ عورت کے ساتھ جماع کرنے سے بلا انزال انکے نزدیک غسل فرض نہیں ہوتا - دیکھو بخاری ص۴۳

عن ابی بن کعب رضی اللہ قال یا رسول اللہ اذا جامع الرجل المراۃ فلم ینزل قال یغسل ما مس المراۃ منہ ثم یتوضا ویصلی قال ابو عبد اللہ الغسل احوط -

یعنے ابی بن کعب سے مروی ہے کہ اس نے پوچھا یا رسول اللہ جب مرد عورت کیساتھ صحبت کرے اور انزال نہو آپ نے فرمایا کہ جتنا بدن عورت کیساتھ لگا ہے وہ دھو دے پھر وضو کرکے نماز پڑھے -

ابو عبد اللہ بخاری والا کہتا ہے کہ غسل کرنا اچھا ہے (یعنے فرض نہیں ہے) پس جب وہابی کا اعتقاد و عمل بخاری پر ہے اور بخاری والے کا یہہ مذہب ہے کہ اس حالت میں غسل فرض نہیں ہے تب حنفی انکے پیچھے کسطرح نماز پڑھ سکتا ہے حنفی کو کیا معلوم کہ یہہ جنب ہے اور پلید - اور باتفاق است یہہ حدیث منسوخ ہے کوئی حنفی وغیرہ اس حدیث کا عامل نہیں ہے اور اسی واسطے کہتے ہیں کہ بخاری کا عامل قابل امامت نہیں ہے - بخاری کو اتنا نہیں کہ خود قبل اسکی حدیث ابو ہریرہ رض کی روایت کرچکا ہوں اوس کے برخلاف

میں کیوں اپنی عندیہ ظاہر کروں اور باقی اماموں کا عمل اس حدیث پر ہے جو ابو ہریرہ سے مروی ہے -

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس بین شعبہا الاربع ثم جہدہا فقد وجب الغسل

فرمایا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب مرد چاروں شعبی عورت میں بیٹھے پھر اس کے ساتھ جہد کرے تو غسل فرض ہو جاتا ہے

چونکہ جاہل حنفیوں کو پہلے یہہ حال وہابیوں کا معلوم نہ تھا تو شاید انکے پیچھے نماز پڑھنے جائز جانتے ہونگے اب تو ساری قلعی انکی کھل گئی حنفیوں کو لازم ہے کہ تنہا پڑھیں اور انکے پیچھے نہ پڑھیں - کیونکہ اب مسئلہ واضح ہوگیا ہے اور اس رسالہ دافع الفساد میں جو حوالہ دیا گیا ہے کہ اہل مکہ و مدینہ کے لوگ رفع یدین کرنے والوں کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اقول حرمین شریفین میں چاروں مذہب کے امام ہیں اور عقائد میں سب ایک ہیں اختلاف فروعی کے بارہ میں سلطانی حکم ہے کہ کوئی امام کسی مذہب والے کے مخالف بات نکرے یعنے جن سے نماز کسی مذہب والے کے جائز نہیں ہوتی وہ بات نکریں مثلاً بول کرکے ڈھیلے سے خشک نکرنا اور سر کے چہارم سے کم مسح کرنا اور فصد کرنے سے وضو نہ کرنا اور دہ در دہ سے پانی کم ہو اس سے وضو کرنا ان سب سے پرہیز کریں وہابی کو حرمین شریف کا حوالہ دینا تب درست ہوتا کہ جب کوئی وہابی ظاہر ہوکر وہاں امامت کرتا یا نماز پڑھتا مولوی نذیر حسین دہلوی کا قصہ حنفیوں کے واسطے دلیل قوی ہے کہ جب وہ حرمین شریفین میں گیا تو گرفتار ہوا جب سب عقائد باطلہ وہابیہ سے توبہ کی تو اوسوقت رہا ہوا پس عمل در آمد حرمین شریفین کا سب کے واسطے حکم مصنف ہے جو کچھ وہاں وہابیوں کے توقیر سے وہی مسلمانوں کے انکے ساتھ کرنی لازم ہے -

خاتمہ میزان شعرانی صغری میں لکھا ہے -

فنعلم مما قررنا ان من یطلع علی ادلۃ الائمۃ ولا یعرف منشاء هم یجب علیہ التقلید بمذہب امام معین والا لضل واضل

پس ہماری تقریر سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اماموں کی دلیلوں پر مطلع ہو سکے اور مقام نزاع کو نہ جانے اس پر واجب ہے کہ ایک امام معین کی تقلید کرے ورنہ خود گمراہ ہوگا اور دوسروں کو گمراہ کرے گا - اور وہ جو وہابی نے لکھا ہے کہ مسلم الثبوت اور تحریر میں اختلاف علماء کا لکھا ہے کہ کوئی تقلید واجب کہتا ہے اور کوئی غیر واجب - اقول یہہ اختلاف نسبت علماء دین کے ہے کہ جو سورۃ فاتحہ سے جمیع مسایل دین کے نکال سکے بلکہ ہر ایک حرف ہجا سے سارے مطالب قرآن مجید کا نکال سکے - جیسا کہ میزان شعرانی میں عالم کی تعریف میں لکھا ہے

لا یکون العالم عندنا فی مقام العلم حتی یرد کل قول فی مذہب المجتہدین الی الکتاب والسنۃ ولا یبقی عندہ تنازع فی قول منہا وهناک یخرج من العامیۃ ویستحق التلقیب بالعالم وهو اول مرتبۃ تکون العالم ثم یترقی الی ان یصیر یخرج جمیع احکام القرآن من الفاتحۃ لانها هی الام فاذا اقرأها فی صلاتہ کان لہ ثواب من قرأ القرآن کلہ ثم یترقی من ذلک الی ان یصیر یخرج جمیع مذاهب الشرع بتقریر اقوال علمائها من ای حرف شاء من حروف الهجاء قال وهذا هو العالم الکامل صفحہ ۹ میزان رحمۃ الالہ

ہمارے یہاں عالم کامل نہیں ہوتا علم میں حتی کہ راجع کرے ہر ایک قول کو اماموں کے مذہب میں طرف کتاب سنت کی اور اسکی نزدیک کوئی تنازع کسی بات میں نہ رہے اور اس درجہ میں وہ عامیت سے نکلے گا اور مستحق لقب عالم کا ہوگا یہہ اول مرتبہ ہے کہ عالم کیواسطے ہوتا ہے پھر ترقی کرتا ہے یہانتک کہ سارے احکام قرآن کے سورۃ فاتح سے نکال لے کیونکہ یہہ سورہ ام القرآن ہے

پس جب ایسا شخص سورۃ فاتحہ نماز میں پڑھیگا تو اسکو ثواب اتنا ملیگا کہ جتنا کسی نے سارا قرآن شریف پڑھا پھر ترقی کرتا ہے یہاں تک کہ سارے مذہب شریعت کے جس حرف سے حروف تہجی سے چاہئے نکال لیوے یہ عالم کامل ہے صفحہ ۹ میزان صغری شعرانی - رحمۃ الالہ

یہہ وہابی لوگ عامی ہیں صد ہا سال سے ایسا عالم جسکی تعریف ہو چکی ہے مفقود ہو گیا ہے لہذا ہر ایک عالم عامی ہے اور عامی کو تقلید مذہب امام معین کی واجب ہے ورنہ خود گمراہ ہوگا اور دوسروں کو گمراہ کرے گا اس کا مصداق یہی لامذہب لوگ ہیں اعاذنا اللہ تعالی من شر الوسواس الخناس -

تنبیہ

عہد نامہ علماء ربانین سے وہابی کو جو دقت پیش ہے اس میں مسایل کی اسی طرح کی غلطی ہے جیسا کہ بحوالہ شامی و فتاوی عالمگیریہ مذکور ہوا - ویسی سند نہیں ہے

(معانی آثار طحاوی) صفحہ ۱۳۲ (باب عدم رفع یدین)

عن البراء بن عازب رض قال کان النبی صلعم اذا کبر لافتتاح الصلوۃ رفع یدیہ حتی یکون ابهاماہ قریبا من شحمتی اذنیہ ثم لا یعود -

یہی حدیث مرفوع متین سند کیساتھ براء ابن عازب سے مروی ہے اور عبد اللہ بن مسعود رض سے عن النبی صلعم انہ کان یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود - خلاصہ ترجمہ یہہ ہے کہ حضرت صلعم سوائے تکبیر تحریمہ کے رفع یدین نماز میں نہیں فرماتے ہیں اور ابراہیم نخعی رح کے سامنے تذکرہ ہوا کہ وائل حدیث بیان کرتا تھا کہ حضرت صلعم رکوع میں جاتے ہوئے اور سر اٹھاتے ہوئے رفع یدین فرماتے تھے ابراہیم نخعی رح غضب میں اور کہا کہ وائل نے ایک دفعہ دیکھا ہے اور عبد اللہ نے پچاس دفعہ کلیب نے کہا کہ حضرت علی بھی رفع یدین نہیں کرتے اور مجاہد نے کہا کہ میں نے عبد اللہ بن عمر کے پیچھے نماز پڑھی وہ بھی رفع یدین نہیں کرتے تھے -

ھدائت

امام شافعی اور امام اعظم علیہ الرحمتہ کا قول ہے (اذا صح الحدیث فہو مذھبی) کے یہہ معنے ہیں کہ جہاں میری روایت ہو اور وہاں تم میرا مذہب معلوم کرنا چاہو تو حدیث صحیح میرا مذہب ہے جیسا کہ سب کتابوں فقہ میں ہے کہ جہاں امام صاحب کا قول ہو وہاں حدیث پر عمل کرتے ہیں۔

ناف سے نیچے ہاتھ باندھنی نماز میں

اخرج ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ عن وائل بن حجر قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلوٰۃ تحت السرۃ

ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب مصنف میں وائل بن حجر سے روایت کیا کہ میں نے دیکھا حضرت رسول اللہ صلعم کو رکھا آپنے ہاتھ دائیاں ہاتھ بائیں پر نماز میں نیچے ناف کے

اور رزین نے ابو جحیفہ سے روایت کیا ہے

ان علیا رضی اللہ تعالے عنہ قال السنۃ وضع الکف فی الصلوٰۃ ویضعہا تحت السرۃ تیسیر الوصول

تحقیق حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ سنت نبوی ہے رکھنا ہتھیلی کا ہتھیلی پر نماز میں اور رکھے دونوں کو ناف کے نیچے (تیسیر الوصول)

خیال رہے کہ لفظ سنت کا دلالت کرتا ہے مواظبت فعل پر اگر کسی نے روائت اسکے برخلاف کی ہے وہ محمول ہے بر ترک احیاناً جس سے سنت ناف کے نیچے ہاتھ باندھنے کی ثابت ہوتی ہے

قرارت فاتحہ فرض نہیں بلکہ واجب ہے

صحیح مسلم میں عبد اللہ بن سائب سے مروی ہے قال صلے لنا رسول اللہ صلعم الصلح بمکۃ فاستفتح سورۃ المومنین کہا حضرت صلعم نے مکہ میں ہمکو نماز صبح کی پڑھا ہے اور سورۃ مومنین کو (قد افلح المومنون) شروع کیا۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ استفتاح نماز میں سورہ مومنین کے ساتھ ہوا اور صورۃ فاتحہ ترک کر دی۔

فاتحہ مقتدی کو پڑھنی مکروہ۔ تحریمی ہے

معانی آثار میں جابر رضی اللہ سے مرفوعاً مروی ہے

قال رسول اللہ صلعم من کان لہ امام فقراۃ الامام لہ قراۃ

حضرت صلعم نے فرمایا کہ جسکا امام ہو سو قرات امام کے قرات اسکی ہے

قال اللہ تعالے واذا قری القران فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون

فرمایا اللہ تعالے نے جب قران پڑھا جاوے تو تم اور چپ رہو امید ہے کہ تم پر رحم کیا جاوے

پس ثابت ہوا کہ فاتحہ کا پڑھنا نماز میں فرض نہیں اور مقتدی کو فاتحہ پڑھنا ترک واجب ہے یعنی مکروہ تحریمی۔ اور ناجائز۔

آمین آہستہ کہنی سنت ہے

معانی آثار طحاوی میں ہے ابو وائل سے مروی ہے کہ کہا

عن ابی وائل قال کان عمرؓ و علیؓ لا یجہران بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بآمین

یعنے کہ حضرت عمرؓ و علیؓ ساتھ بسم اللہ کے جہر نہیں کرتے تھے اور نہ اعوذ باللہ کے ساتھ اور نہ آمین کے ساتھ۔

جہر و سر میں اتنا فرق ہے کہ جہر بلند آواز اتنا ہو کہ بہت لوگ سنیں اور سر اس قدر ہے کہ خود قاری سنے یا قرب و جوار والا ایک آدمی تک۔

اور حدیث جہر والے کوئی ایسی نہیں جس سے جہر آمین ثابت ہو۔ ترمذی میں ہے کہ وائل بن حجر نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ اونے کہا کہ کان رسول اللہ صلعم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین وخفض بہا صوتہ یعنے حضرت صلعم نے آمین آہستہ کہی اس سند میں شعبہ ہے جو حدیث میں امیر المومنین ہے اور دار قطنی نے وائل بن حجر سے روایت کیا کہ حضرت صلعم نے جب ولا الضالین پڑھا۔ قال آمین واخفی بہا صوتہ یعنے صلعم نے آمین آہستہ فرمائی۔ محدثوں کا صرف ادعا ہے کہ بخاری وغیرہ کہتے ہیں کہ آمین بلند کہنی سنت ہے۔ یہ دعوے صحیح نہیں کیونکہ اس حدیث کے مخالف ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الاعلی والصلوۃ علی حبیبہ الاولی۔ اما بعد پس یہ فہرست ہے ان اسما العلماء کی جو رفع سبابہ کو نماز میں مکروہ و حرام سمجھتے ہیں منتخب از کتاب مزیل الشبہات۔ اشارہ سبابہ تشہد میں حرام ہے بنصوص ظاہرہ و باقوال فقہا آیت یہ ہے قد افلح المومنون الذین ہم فی صلاتہم خاشعون یعنے نجات ان لوگوں نے جو نماز میں خشوع و سکون لازم کرتے ہیں۔

اور طحاوی نے کہا ہے کہ من اشار فی الصلوۃ اشارۃ تفہم منہ فلیعد لہا طحاوی یعنے جو اشارہ کرے نماز ایسا اشارہ کہ جس سے کچھ سمجھا جاوے تو وہ اس نماز کو اعادہ کرے۔ اسکنوا فی الصلوۃ رواہ مسلم یعنے تم سکون کرو نماز میں۔

اشارہ سبابہ خلفائے راشدین سے منقول نہیں کذا فی المحیط وغیرہ عدم قبول حدیث اشارہ بہت ہیں اس کتاب کے دیکھنے سے معلوم ہوتی ہیں اسمائے کتب فقہا کراہت و حرام کنندگان تنویر الابصار جامع الرموز لطائف الحواشی ولوالجیہ تجنیس عمدۃ المفتی عامۃ الفتاوی واقعات غرائب محیط خلاصہ کبری سراجیہ مختار ذخیرہ فتاوی عالمگیریہ والمختار لابی البشیر کفایہ منح الغفار شرح سفر السعادۃ غیاثیہ تاتارخانیہ مفاتیح الجنان خزانۃ عتابیہ مفصل شرح خلاصہ زاہدی بزازیہ فتاوی برہنہ ایضاح الاصلاح سعدیہ شرح خلاصہ فوائد اسلامیہ مغطہ سعدیہ قہستانی شرح خلاصہ مخزن اسلام بدیہ سراج المومنین شرح خلاصہ اخاب الاحتساب فتاوی کافویہ مجموعہ خانی کبیری مجموعہ سلطانی وقایۃ الروایۃ مختصر ہدایہ خیر الجاری شرح صحیح بخاری

ہرچند روایات احادیث و فقہا میں اختلاف ہے لیکن جانب عدم اشارہ کے راجح و غالب ہے۔ خلاصہ مطلب سب کا یہ ہے کہ ظاہر المذہب و ظاہر الروایۃ میں عدم اشارہ ہے اور خلاف ظاہر الروایۃ کے اشارہ لیکن تحقیق یہ ہے کہ خلاف ظاہر الروایۃ کے باطل ہے کما فی البحر الرائق اللطائف اور جس جگہ اختلاف ہو حرمت کی راجح ہوتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ حمدا کثیرا کما یحب ربنا ویرضی والصلوۃ والسلام

الاتمان علی حبیبه محمد صلی الله علیه وسلم وآله واصحابه وآل
بیته وسائر من اتبع الهدی وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین کما یلیق
بشانهم الاعلی **اما بعد** بر رائے عالم آرائے دانشمندان روشن
ضمیر و مستفیدان تحریر حسن بیان مخفی نماند که مؤید کے تحقیق از نقول فقهیه و روایات
قویه حدیثیه عدم اشارت سبابه در تشهد بوده است آنچه مخزن اسرار الاحد
معدن انوار صمدانیه شیخ الاسلام والمسلمین مجدد الف ثانی امام ربانی
حضرت شیخ احمد فاروقی نسبت حنفی مذهب نقشبندی مشرب قدس الله
تعالی سره الاقدس آمین۔
در جلد اول از مکتوبات با برکات فیوضات خود فرموده مکتوب سی صد
دوازدهم بمیر محمد نعمان صدور یافت در جواب سوالیکه رسیده بود در
تحقیق اشارت سبابه است و آنچه مختار علمائے حنفیه است در ان
مخدوما احادیث نبوی در باب جواز اشارت سبابه بسیار وارد شده
اند و بعضی از روایات فقهیه حنفیه نیز درین باب آمده چنانچه مولانا هم
آنرا در رساله ایراد نموده است و چون در کتب فقه حنفی نیک ملاحظه نموده
می آید معلوم میشود که روایات جواز اشارت غیر روایات اصول است و خلاف
ظاهر مذهب است و آنچه امام محمد شیبانی رح گفته کان رسول الله صلی الله
علیه وسلم یشیر ونصنع کما یصنع النبی صلی الله علیه وسلم ثم قال هذا
قولی وقول ابی حنیفه رح از روایات نوادر است نه روایات اصول کما
فی الفتاوی الغرائب وفی المحیط هل یشیر باصبعه السبابة
من یده الیمنی لم یذکر محمد رح هذه المسئلة فی الاصل وقد اختلف
المشائخ فیه منهم من قال لا یشیر ومنهم من قال یشیر وذکر
محمد رح فی غیر روایة الاصل حدیثا عن النبی صلی الله علیه
وسلم انه کان یشیر ثم قال هذا قولی وقول ابی حنیفة رح

وقد قیل انه سنة وقیل مستحب ثم قال بعد ما ذکر و الصحیح
ان لا اشارة عندنا انتهی وفی السراجیة ویکره ان یشیر بالسبابة
فی الصلاة عند قوله اشهد ان لا اله الا الله هو المختار
وفی الکبری وعلیه الفتوی لان مبنی الصلاة علی السکون
والوقار وفی الغیاثیة عن الفتاوی ولا یشیر بالسبابة عند التشهد
وهو المختار وعلیه الفتوی وفی جامع الرموز ولا یشیر ولا یعقد
وهو ظاهر اصول اصحابنا کما فی الزاهدی وعلیه الفتوی
کما فی المضمرات والولوالجی والخلاصة وغیرها وعن اصحابنا انه
سنة وفی خزانة الروایات عن التاتارخانیة ثم اذا اخذ
فی التشهد وانتهی الی قوله لا اله الا الله هل یشیر باصبعه السبابة
من الید الیمنی لم یذکر محمد هذه المسئلة فی الاصول وقد اختلف
المشائخ فیه منهم من قال لا یشیر وفی الکبری وعلیه الفتوی ومنهم
من قال یشیر وفی الغیاثیة ولا یشیر بالسبابة عند التشهد وهو المختار
هرگاه روایات معتبره حرمت اشارت واقع شده باشد و کراهت اشارت فتوی
داده باشند و از اشارت وعقد نهی کننده آنرا ظاهر اصول اصحاب گویند ما مقلدان
را نمیرسد که بمقتضای احادیث عمل نموده جرأت در اشارت نمائیم و بفتوی
چندین علمای مجتهدین مرتکب امر محرم و مکروه و منهی گردیم و مرتکب این امر شنیع
از دو حال خالی نیست یا آنکه علمای مجتهدین را علم احادیث معروفه جواز اشارت
اثبات نمی آید یا آنکه عالم این احادیث بوده اند اما عمل بمقتضای این احادیث
در حق این بزرگواران تجویز میکنند و می انگارد که آنها بمقتضای آرای خود بر خلاف
احادیث حکم بحرمت و کراهت کرده اند و این هر دو شق فاسد است تجویز نکند آنرا
مگر سفیه یا معاند و آنچه در ترغیب الصلوة گفته است که انگشت شهادت بر روی زمین
در تشهد سنت علمای متقدم است اما علمای متاخر نهی کرده اند از انکه چون

رافضیان دریں غلو کردند سنیان ترک کردند از برای نفی تهمت سنی برافضی مخالف
روایات کتب معتبره است زیرا که ظاهر اصول اصحاب مذهب بعدم اشارت
وعدم عقد است پس عدم اشارت سنت علمای ما تقدم شد و وجه ترک
نفی تهمت نگشت حسن ظن ما با این اکابر دین آنست که تا زمانی که دلیل حرمت
یا کراهت دریں باب برایشان ظاهر نشده است حکم بحرمت یا کراهت نکرده اند
هرگاه بعد از ذکر سنیت واستحباب اشارت گویند هذا ما ذکروا والصحیح ان
الاشارة حرام معلوم میشود که او لسنیت واستحباب اشارت نزد این بزرگواران
بصحت نه پیوسته است بلکه خلاف آن بصحت رسیده نهایة ما فی الباب
مارا بآن دلیل نیست واین معنی مستلزم قدح اکابر نیست اگر کسی گوید که ما علم بخلاف
آن دلیل داریم گوئیم که علم مقلد در اثبات حل و حرمت معتبر نیست دریں باب
ظن مجتهد معتبر است واو المجتهدین را اوهن از بیت عنکبوت گفتن بسیار
جرات نمودن است و علم خود را بر علم این اکابر ترجیح دادن ظاهر اصول اصحاب
حنفیه را باطل ساختن و روایات معتبره متفق بها را برهم زدن است و شنواو گفتن
احادیث را این اکابر بواسطه قرب عهد و وفور علم و حصول ورع و تقوی از ما
افتادگان بهتر میدانستند و صحت و سقم و نسخ و عدم نسخ آنهارا از ما بیشتر می شناختند
البته وجه صواب داشته باشد در ترک عمل باین احادیث و ما قاصر فهمان اینقدر
می فهمیم که روایات احادیث در کیفیت اشارت و عقد اختلاف بسیار دارند و کثرت
اختلاف ایشان اضطراب در نفس اشارت پیدا کرده است از بعضی روایات
مفهوم میشود که اشارت بی عقد فرموده اند و آنکه بعقد گفته اند بعضی روایات کرده اند
که عقد پنجاه و سه بود و بعضی دیگر روایات کرده اند که عقد بیست و سه بعضی بر
قبض خنصر و بنصر و حلقه ابهام با وسطی اشارت سبابه روایت کرده اند
و در روایتی بجز وضع ابهام بر وسطی می فرمودند و در روایتی آمده که دست راست را
بر فخذ چپ وضع کرده و دست چپ را بر پای راست نهاده اشارت میکرده اند

و روایت دگر است دست راست بر پشت دست چپ و رسغ بر رسغ و ساعد بر ساعد
نهاده و اشارت میفرمودند و در بعضی روایات آمده که قبض جمیع اصابع فرموده اشارت
می کردند و از بعضی روایات معلوم میشود که از اشارت بی تحریک سبابه بوده است
و بعضی دیگر اثبات تحریک نیز می نمایند و آنچه در بعضی روایات واقع شده که اشارت
در وقت قرات تشهد میفرمودند من غیر تعیین و در بعضی دیگر آمده است که اشارت در
وقت تلفظ بکلمه شهادت بوده است و در بعضی روایات عقیب بوقت دعا ساخته است
که میفرمود یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک و چون علمای حنفیه در اتیان
اشارت اضطراب رواة دیده اند فعل زائد را در نماز که اشارت کردن است بخلاف
قیاس اثبات ننمودند که مبنای صلوة بر سکون و وقار است وایضا توجه اصابع بقبله تا ممکن
باشد سنت است کما قال صلی الله علیه وسلم فلیوجه من اصابعه القبلة
ما استطاع اگر گوئید که کثرت اختلاف وقتی مضطرب سازد که توفیق درمیان روایات
ممکن نباشد و در ما نحن فیه توفیق ممکن است زیرا که تواند بود که جمیع روایات در اوقات
مختلفه کرده باشند گوئیم که در بسیاری از روایات لفظ کان واقع است که نزد
منطقیان از ادوات کلیه است فلا یمکن التوفیق و آنچه از امام اعظم رح منقول است
که اگر حدیثی مخالف از قول من باید قول مرا ترک کنید و بر حدیث عمل نمائید
مراد از آن حدیث حدیثی است که بحضرت امام نرسیده است و بنابر عدم علم آن حدیث
حکم بخلاف آن فرموده است و احادیث اشارت از آن قبیل نیست زیرا که این حدیث
معروفه اند احتمال عدم علم ندارد و اگر گوئید که علمای حنفیه بر جواز اشارت نیز فتوی داده
اند پس مقتضای فتواها متعارضه بهر طرف که عمل نموده آید تجویز شده - گوئیم اگر
تعارض در جواز و عدم و حل و حرمت واقع شود ترجیح جانب عدم جواز است و جانب
حرمت را وایضا شیخ ابن همام در رفع یدین گفته است که احادیث رفع و عدم
رفع متعارض اند پس بالقیاس احادیث عدم رفع را ترجیح میدهیم که مبنی صلوة
بر سکون و خشوع است که باجماع مطلوب و مرغوب است - والعجب من الشیخ

ابن الھمام انہ قال وعن کثیر من المشائخ عدم الاشارۃ وھو خلاف
الروایۃ والدرایۃ انتہی کیف نسب التجھیل الی علماء المجتہدین
المتمکنین ھذا بالقیاس الذی ھو اصل الرابع من الشرع وھو ظاھر
المذھب وظاھر الروایۃ عند الحنفیۃ وھذا الشیخ قد ضعف
حدیث القلتین بالاضطراب الحاصل من کثرۃ الرواۃ انتہی و
مکتوب شیخ اسلوب محقق حق وتقیین مدقق مسائل ودین متین بعض
مشائخ کرام افاض اللہ علینا فیوضاتہ اللہم آمین وھو ذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نصلی علی رسولہ الکریم - وبعد از سلام بر جمیع کافہ اہل حنیفہ معلوم باد
کہ درین زمان شر و شور در اشارت سبابہ پیدا شدہ اما ایشان الازم است
کہ مذہب خود محکم کنند کما قیل من ادعی الصحبۃ ولم یکن علی سیرتہ الا
اسماء کان الاسماء خصماء لہ یوم القیامۃ وترک آن ورزند کہ در مذہب امام
اعظم حرام است چنانچہ لطف اللہ نسفی رحمۃ اللہ تعالے علیہ صاحب
خلاصۃ کیدانی تصریح آن نمودہ بقولہ ولا اشارۃ بالسبابۃ کاھل الحدیث
انتہی ای اخوۃ یا رحمۃ اللہ تعالے علیہم در مخزن الاسلام در باب محرمات
گفتہ چہ اشارت بسبابہ لکہ مذہب شافعی ولی داخل حرام حنفیان و
در فوائد شریعت نیز آوردہ بسم بوقت واشہد ان لا الہ الا اللہ کہ بغیر
اشارت کول بسبابہ حرام دی لکہ مذہب د شافعیانو
وفی التاتارخانیۃ ثم اذا اخذ فی التشہد وانتہی - الی قولہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ ھل یشیر بالسبابۃ بالید الیمنی لم
یذکر محمد رح ھذہ المسألۃ فی الاصل وقد اختلف المشائخ فیہ

منہم من قال لا یشیر وفی الکبری وعلیہ الفتوی ومنہم من قال
یشیر لانہ کیف یصنع عند الاشارۃ وحکی عن فقیہ ابی جعفر انہ قال
یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی بالابہام ویشیر بالسبابۃ ولا یشیر
بالسبابۃ عند التشہد وھو المختار وفی الخانیۃ وھو المختار وعلیہ
الفتوی خزانۃ الروایات ولو انتہی الی قولہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
یشیر بالمسبحۃ والمختار انہ لا یشیر لان مبنی الصلوۃ علی السکینۃ
والوقار فتاوی شلاصۃ ولا یشیر بالسبابۃ عند قولہ اشہد ان
لا الہ الا اللہ فی الصلوۃ وعلیہ الفتوی لان مبنی الصلوۃ علی السکینۃ
والوقار فتاوی مضمرات ومنہا الاشارۃ بالسبابۃ عند قولہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ وھو المختار وفی المحیط ھل یشیر باصبع السبابۃ
من یدہ الیمنی لم یذکر محمد رح ھذہ المسألۃ فی الاصل والصحیح
ان الاشارۃ حرام فتاوی غرائب فی باب المحرمات وصحیح
در بسیار کتب ذکر حرمت آن آوردہ وہم بر عدم اشارت علامت فتوی
آوردہ است مثل ھو الصحیح وعلیہ الفتوی کما فی جامع الرموز
وتنویر الابصار وغیر آن کتب متون وشروح از قدوری وکنز ومختصر
وفتح ومستخلص وشرح الیاس وشرح وقایہ وہدایہ وقاضیخان آورده اند
کہ مبنی صلوٰۃ بر سکون ووقار است واین فعل زائد است ومؤید این ست آنچہ
مفسرین در تفسیر قولہ تعالٰی قد افلح المؤمنون الذین ھم فی صلوتہم
خاشعون گفتہ اند فی تفسیر ابن عباس فہم خاشعون بقولہ مخبتون
متواضعون لا یلتفتون یمینا ولا شمالا ولا یرفعون ایدیہم فی الصلوۃ
وفی المدارک بقولہ ای خائفون بالقلب ساکنون بالجوارح و
فی الخازن بعد نقل اقوال الائمۃ فی الخشوع بقولہ فالخاشع فی صلوتہ
لا بد وان یحصل لہ الخشوع فی جمیع الجوارح الی ان قال

واما ما يتعلق بالجوارح فهو ان يكون ساكنا الخ وفي الجمل
بقوله خاضعون بالقلب ساكنون بالجوارح فلا يلتفتون يمينا
ولا شمالا وهذا من فروض الصلوة عند الغني الحلي وفي شرح
البيان بقوله في المفردات الخشوع الضراعة واكثر ما يستعمل
فيما يوجد على الجوارح وايضا فيه في ذيل قوله تعالى وما
علمتم من الجوارح جمع جارحة بمعنى كاسبة قال الله تعالى
ويعلم ما جرحتم بالنهار وجوارح الانسان اعضاؤه التي
يكتسب بها وهم مقرر است كه چون شئ دائر شود ميان سنت و بدعت
يا حل يا حرمت يا جواز و عدم جواز يا مامور به و منهي يا فعل و قول رسول الله
صلى الله عليه سلم يا متون و شروح و محشيان يا محشيان و فتاوى يا فتاوى
و مسائل يا عند و عن يا فتوى آكد و غير آكد ترجيح داده شود بدعت را بر سنت
و حرمت را بر حل و عدم جواز را بر جواز و منهي را بر مامور به و قول را بر فعل و متون را
بر شروح را بر محشيان و محشيان را بر فتاوى و فتاوى را بر مسائل و عند را بر عن
و فتوى آكد را بر غير آكد پس ازين قاعده معلوم آيد كه اشارت مذهب امام اعظم نيست
كه در متون نيست و آنچه در شرح الياس و شرح وقايه آورده است مذهب
نيست كه بلفظ عن آورده و آن روايتيست از اصحاب امام محمد رح امام محمد رح
نهصد و نود تصانيف كرده كه منجمله آن شش كتب از ظاهر روايات شمرده
اند كه مبسوط و جامعين و زيادات و سيرين است و درينها اشارت بالكل
موجود نيست و اگر در باقي تصانيف او مذكور شده روايت مرجوح است
و مفتي را فتوى بر روايت مرجوح و قاضي را قضا جهل و خرق اجماع است چنانچه
در در مختار است و در برهان گفته كه قاضي و مفتي اجمع اند باعمال روايت مرجوحه
و ايضا ازان در آخر باب بست و پنجم در فتاوى مستفاد ميشود كه علامات
فتوى آنكه بها زانده عليه الفتوى و به الصحيح و هو المأخوذ المفتوى و به يفتي زيرا كه

اگر يكي ازين فتواها در ذيل روايتي در آيد مخالف آن اصلا روا نيست بخلاف ديگر علامات
فتوے و ما نقل عن الامام اذا صح الحديث فهو مذهبي واتركوا قولي بقول الله
ورسوله فانما هو في حق المجتهد كما في ميزان الشعراني والتفسير احمدي
مخفي نماند كه در كتب صحاح حديث سوائي صحيح البخاري احاديث اشارت موجود اند
و اين مستلزم بودن مذهب امام اعظم رح نيست كه احاديث در بسيار امور وارد اند
چون رفع يدين و تامين بالجهر و قرأة خلف الامام و آن مذهب امام نيست بلكه مذهب
امام شافعي رح است و غيره و جمع باو كه حنفي البته بر مذهب خود عمل ميكند و جزئيه مذهب خود
عين دليل است كه تقليد قبول قول غير بلا دليل است و چون ميان آيه و حديث
تعارض آيد مقلد عمل بحديث نمايد و اگر ميان حديث و جزئيه فقهيه تعارض در آيد
عمل بر جزئيه فقهيه كند كه فهم مقلد قاصر است از دراسات كذا في الارشاد و المكتوبات
والتلويح و ميزان الشعراني و هل على الرسل الا البلاغ ١٢

مفتي ملا ... ابن ملا ... [illegible]

مفتي ملا يار محمد مدرس ابن ملا محمد ...

مفتي ملا سراج الدين مدرس ابن ملا محمد شاه

و مفتي ... ميرجان ... ابن ملا ضياء الدين

مفتي ملا مير سراج الدين مدرس
ابن ملا مير ضياء الدين

[illegible] ... خواجه ...
... خواجه علم

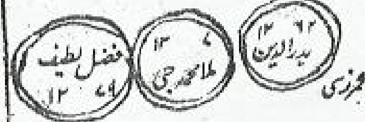
مرقوم - فقير غلام محي الدين از مكهد ضلع راولپنڈی ...

نقل مهرهايكه در صفحه ٣٠ تحرير كرده ام و دستخطين

تحفة الاخیار در حاشیه که مواهیر جمیع علماء سواد

یعنی — صوات و بنیر و پشاور و کابل و بلخ و بخاری شریف و هندوستان
که بر کتاب عقاید المسلمین و سیف المومنین مسائل الاحکام درین کتاب پیا اند
یکی ازان مسئلہ اشارہ سبابه است و آن عبارت این است فصل بیت
و دویم و لا یشیر بالسبابة عند قوله اشهد ان لا اله الا الله فی الصلوة و علیه الفتوی
لان مبنی الصلوة علی السکینة و الوقار کذا فی البحر الفتاوی و اذا انتهی الی قوله
اشهد ان لا اله الا الله یشیر بالمسبحة و المختار انه لا یشیر کذا فی الخلاصة و علیه
الفتوی کذا فی المضمرات ناقلا عن الکبری و کثیر من المشائخ لا یرون الاشارة و کرهها فی منیة المفتی کذا فی التبیین انتهی کذا فی فتاوی عالمگیری الخ مواهیر علماء
صوات و بنیر حضرت آخوند صاحب غوث الزمان و قطب الدوران علیه الرحمة
صاحبزاده صاحب قاضی گوگدره صاحبزاده پیر سید سی و العفران





عمرزی

مهر یا حافظ عبد الغفور

میان گل صاحب کلان



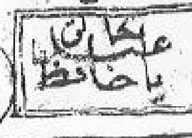
قاضی اللہ داد

مشهور خان ملا



میان گل صاحب خورد

قاضی خانگی



میر عبد الله
١٢ ٤٥

محبوب گل



١١ ابو بکر آخوند زاده صاحب

١٢ العبد قاضی عبید الله جی موضع منگور

١٣ العبد قاضی صاحب دریادل

١٤ العبد قاضی نقیب الله موضع چینا خور

١٥ العبد قاضی عبد الرحیم موضع کاٹلی

١٦ العبد قاضی سیدان شاه موضع بنیر

١٧ العبد قاضی حسن موضع منگور

١٨ العبد مولوی غازی شاه صاحبزاده موضع گالوچ

١٩ العبد ملوطی آخوند زاده موضع قنبر

٢٠ العبد قاضی حیات خان موضع بینر

٢١ العبد مولوی شاه مردان موضع اسلامپور

٢٢ العبد قاضی بهاء الدین موضع هوڈی گرام

٢٣ العبد عبد القدوس ساکن [illegible]

٢٤ العبد میان رسول شاه ساکن هوڈی گرام

٢٥ العبد علی اکبر موضع گوگدره قاضی صاحب باجور

خادم شریعت رسول الله عبده قاضی جان الله

٢٧ العبد محمد عالم پاسنی ملا صاحب

٢٨ مولوی صاحب وزدولی جامع العلوم مدرس کل
شاه صاحب

٢٩ قاضی صاحب بهلر زی
قاضی غلام محمد

٣٠ قاضی ارکلوٹ
عبده قاضی بتول

٣١ میان صاحب گجرگڑی مدرس
سید فضل شاه

٣٢ منتظر لطف الله قاضی صاحب شلہ

٣٣ میر سید شریف

٣٤ مواهیر علماء پشاور و طرافها و کابل و ترکستان

٣٥ قاضی صاحب پشاور مدرس جامع العلوم
قاضی غلام محی الدین ١٢

٣٦ ملا صاحب کابل

٣٧ صاحبزاده صاحب کلا نوشهره پیر صاحب
سید احمد ١٢

٣٨ ملا صاحب نوشهره
انفقہ [illegible] فقہا

٣٩ پسر حافظ جی صاحب پشاور
مدرس غلام جیلانی

سنہ ۳۹ قاضی رستم قزلی

قاضی عبد ...

سنہ ۴۰ قاضی صاحب کرمات مدرس

محمد ضیاء الدین
۱۲ ۹۲

سنہ ۴۱ قاضی صاحب کنر

بر عجب کا رسول
۱۲

سنہ ۴۲ فقیر صاحب تہ خانہ پشاور

فقیر غلام جیلانی

۴۳ واعظ مسجد مہابتخان

حافظ غلام صمدانی
۱۲ ۸۸

۴۴ صاحب زادہ باجور

خلیل الرحمن
۱۲

۴۵ علما صاحبزادہ صاحب لکھنو و عارف کامل صاحب سجادہ طریقہ قادریہ

الحسنی والحسینی ...

سنہ ۴۶ مدرس ابراہیم

ارباب صاحب

عبد الرحیم
۱۲ ۷۷

سنہ ۴۷ حاجی صاحب کابل

احمد علی
۱۲۹۶

سنہ ۴۸ ملا صاحب مانکی زادہ وہ جبتہ

[illegible]

سنہ ۴۹ حاجی صاحب بجوڑ شیخ طریقہ قادریہ و نقشبندیہ

خواجہ ...

سنہ ۵۰ ملا حاجی صاحب دوڑ مدرس

گلاب شاہ ۱۲

سنہ ۵۱

عبدہ فضل ...

۵۲ سید صاحب از تیراہ

عبدہ سید علی ...
۱۲

۵۳ قاضی صاحب اکوڑہ

نفیف گشت نامی
از قاضی نسیم ۱۳۸۹

سنہ ۵۴ سید صاحب کمی مدرس

فضل شاہ
۱۲۹۷

۵۵ ملا صاحب تنگ وزیر استاد کل

[illegible]

سنہ ۵۶ قاضی صاحب کوہاٹ مدرس

المتوکل علی ...
یوم الدین خادم
... الدین
۱۲

سنہ ۵۷ ملا صاحب اطلس کابل

معاذ اللہ
۱۲

سنہ ۵۸ میاں صاحب گجرگڑی

مدرسہ ...

احمد حسن ...

سنہ ۵۹ مولوی صاحب شوری

۱۲ ۹۶
عبدہ الاحد

سنہ ۶۰ ملا صاحب شنوار

محمد رسول
۱۲ ۹۹

سنہ ۶۱

حافظ غلام
... جیلانی ۱۲

۶۲ مراط آخوند زادہ

صراط الی الجنۃ

سنہ ۶۳ مفتی کوہ دامن کابل

سنہ ۶۴

... محمد ... امام ...
... الی اللہ
...

سنہ ۶۵ ... الطاف جلال آباد

... محمد
۱۲

۶۵ ملا صاحب خواست کابل

سراج الدین
۱۲ ۹۱

سنہ ۶۶ ملا صاحب کابل چوب فروشی

محمد صدیق ...
۱۲

سنہ ۶۷ ملا صاحب ارغندی کابل

ظہیر الخیط
واحد ۱۲ ۹۱

سواہیر ترکستان از خورم و مزار و تاشقورغان

سنہ ۶۸ قاضی نوشہرہ

خادم شرع نبی
قاضی الحق
۱۲۸

سنہ ۶۹ قاضی صاحب خورم

خادم شرع نبی ...
امری الی اللہ ...
۱۲۸۰

سنہ ۷۰ حاجی صاحب مزار ... کابل

شہنشاہ اللہ
لا تقنطوا ...
۱۲

سنہ ۷۱ مفتی مزار شریف

المتوکل علی اللہ اللطیف
وافوض امری الی اللہ
مفتی شرع نبی محمد شریف

سنہ ۷۲

عبد اللہ ...
۱۲۹۶

۷۳ قاضی

... محمد
...
۱۲

سنہ ۷۴

لا الہ ...
شد ز لطف رحمت
وافوض امری الی اللہ
مفتی شرع نبی برہان الدین
۱۲ ۸۶

۷۵

المتوکل علی ...
وافوض امری الی ...
... محمد مفتی

۷۶

بادشاہ خواجہ
۱۲ ۸۷

سنہ ۷۷ امام روضہ

پیر عزیز اللہ خواجہ
۱۲ ۸۶

سنہ ۷۸

پیر ...
شد ز لطف احمد ...
وافوض امری الی اللہ
خادم شرع نبی مفتی ...

سنہ ۷۹

المتوکل علی اللہ ۱۲۹۰
المستعان
مفتی ...

سنہ ۸۰ ایشان خلیفہ نقشبندی

فقیر کمترین اہل عباد ۱۲۹۳
... علی ابن ...

۸۱

عبد الرزاق
۱۲ ۷۰

وافوض امری الی اللہ
قاضی شرع شریف
... جمہور ...
عبد اللہ ... زادہ
رسول اللہ ...
یا حی و یا قیوم

۸۳
الْمتوکل علی اللہ الکتابین
وافوض امری الی اللہ
قاضی شرع بخی میر سیف الدین
۱۲ ۸۹

۸۴
حکم قضا چو تما الی قبول شد
وافوض امری الی اللہ
عبد الحکیم قاضی شرع رسول شد
۱۲ ۸۷

۸۵
شد ز الطاف کریم لایزال
وافوض امری الی اللہ
خادم شرع بخی سید جلال

۸۶
باد از عنقہ و دوران سالم
وافوض امری الی اللہ
مفتی شرع بخی محمد عالم ۹۱ ۱۲

۸۷
شد ز الطاف خداوند مجید
وافوض امری الی اللہ
قاضی شرع بخی سید حمید ۹۰ ۱۲

۸۸ سواہیر علمائی بخارای شریف

یا حفیظ یا حفیظ
اخوند امان اللہ ۹۵ ۱۲
ملا ابن ملا خواجہ
اخوند صوفی خواجہ عبد الضعیف

اشتہار واجب الاظہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارے چودہ سوالات ذیل نمبر اول کا بھی جواب دیں اور دس کے بدلے فی جواب ہم سے مبلغ روپیہ انعام لیں اور اگر بقیہ سوالات نمبر دوم کے جوابات نمبر سوا اجماع و قیاس فقہی کے صرف قران و حدیث سے ثابت کر کے پیش کرینگے تو ہم جانب فی آیت ایک فی حدیث دس اشرفیاں

زر خالص کی انعام دینگے اور مثل مشتہر صاحب کے وعدہ خلافی نکرینگے۔

سوال نمبر ۱

اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بوقت رکوع کرنے اور سر اٹھانے کے ہمیشہ رفع یدین کرنا کسی آیت قران و حدیث صحیح سے جواب دو
دوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں ناف سے اوپر بلکہ سینے کے اوپر ہمیشہ ہاتھ باندھنا۔ کسی آیت قران اور حدیث صحیح سے جواب دو
سوم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں آمین بالجہر ہمیشہ کہنا۔ کسی آیت قران و حدیث صحیح سے جواب دو چہارم حدیث قرأت خلف الامام کا بعد نزول آیت اِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ الخ کے مروی ہونا۔ کسی آیت قران اور حدیث صحیح سے جواب دو پنجم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یا حق تعالے کا ائمہ اربعہ میں سے کسی کی تقلید شرعی کو منع کرنا کسی آیت قران اور حدیث صحیح سے جواب دو ششم کتاب و سنت سے قیاس یا اجماع کا حرام ہونا۔ کسی آیت قران اور حدیث صحیح سے جواب دو ہفتم تین طلاق دیکر بدون حلالہ کرنے کے عورت کا نکاح شوہر اول سے کر دینا کسی آیت قران و حدیث سے جواب دو۔
ہشتم ائمہ اربعہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ و داؤد ظاہری و ابن حزم و قاضی شوکانی زیدی کی تقلید کرنا۔ کسی آیت قران و حدیث صحیح سے جواب دو
نہم بغیر کسی عذر شرعی کے جمع بین الصلاتین کرنا۔ یعنی ظہر و عصر کو ایک ساتھ اور مغرب و عشا کو ایک ساتھ پڑھنا۔ کسی آیت قران و حدیث صحیح سے جواب دو
دہم احادیث صحاح کا کتب صحاح ستہ میں منحصر ہونا اور انکے دوسری کتاب کی حدیث کو غیر معتبر سمجھنا۔ کسی آیت قران اور حدیث سے جواب دو
یازدہم اس زمانہ پر شور و فتن میں ہر شخص عامی کا قرآن و حدیث پر بلا تحقیق عمل کرنا اور ان سب لوگوں کو حکم دینا۔ کسی آیت قران اور حدیث صحیح سے جواب دو

دوازدہم جو حدیثیں امام اعظم رح کو بسند شیوخ تابعین یا صحابہ رضی اللہ عنہم اجمعین کے واسطے سے پہنچی ہوں انکو بروایات رجال غیر تابعین کے ضعیف اور مخدوش سمجھنا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو چہاردہم علماے حرمین شریفین اور جو لوگ انکے پیرو ہوں اور کل مقلدین کو مشرک اور بدعتی کہنا اور غیر مقلدین کو موحد و مومن سمجھنا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو

سوالات نمبر ۲

اول کسی لامذہب کے جبہ میں چوہا مرا ہوا نکلا اور اس جبہ میں سوراخ بھی ہے اور اسی جبہ سے اس نے نمازیں پڑھی ہیں تو کتنے دنوں کی نمازیں پھیرے حدیث صحیح سے ارشاد ہوا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو دوم کسی شخص نے اپنے غلاموں سے یہ کہا ھذا حر ھذا حر اس قول سے کون کون آزاد ہوگا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو سوم [illegible] یا [illegible] آزاد [illegible] وغیرہ یا بغل یا مسح اس [illegible] ہوتا ہے یا نہیں کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو چہارم اندرون چشم و جنب کا دھونا فرض ہے یا نہیں کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو پنجم جسکے ایک جانب دو ہاتھ پیدا ہو جاویں دونوں کا دھونا فرض ہے یا ایک [illegible] نص ارشاد ہو کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو ششم داخل سرت و ناف و سوراخ جنب میں پانی پہنچانا غسل میں ضروری ہے یا نہیں کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو ہفتم مجرد مباشرت فاحشہ

میں التقائے ختانین سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں کوئی اور شرط منصوص ہو کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو ہشتم نفس الولادت سے غسل واجب ہوتا ہے یا نہیں اور اسیطرح وطی زن جنیہ اور جماع خنثیٰ اور وطی بہیمہ و میتہ بغیر شہوات موجب غسل ہے یا نہیں کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو نہم قرات انجیل کا حالت جنابت میں کیا حکم ہے کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو دہم دباغت سے جلد خنزیر و مار و موش بھی پاک ہو جائیگی یا نہیں کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو یازدہم کس قدر فصل و بعد سے تیمم جائز ہوگا کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو دوازدہم عورت صاحب نفاس کو بھی بعد انقطاع نفاس [illegible] بعذر تیمم جائز ہے یا نہیں کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو سیزدہم مقطوع الیدین والرجلین و مجروح الوجہ کا کیا حکم ہے بلا وضو نماز پڑھے یا مسح یا تیمم کرے کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے جواب دو چہاردہم جسکو پانی اور مٹی پاک میسر نہو وہ کیونکر نماز پڑھے کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو پانزدہم عورت و مرد دونوں توام پیدا ہوے انکے نکاح کی کیا صورت ہے کسی آیت قرآن اور حدیث صحیح سے جواب دو شانزدہم کوئی شخص دریا یا تالاب کے پانی میں پاخانہ پھرے تو نہی اس کی بغیر قیاس حدیث منع لیبولن فی الماء الراکد کے ارشاد ہو کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے جواب دو ہفدہم جب آدمی سوتے سے جاگے اور بڑا مٹکا پانی کا زمین میں گڑا ہوا ہے اور چھوٹا کوئی برتن نہیں تو وضو اور طہارت کیونکر کرے کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے جواب دو ہشتدہم جو پانی کہ لید یا گوبر کے کنڈوں سے گرم کیا گیا ہو اس سے وضو جائز ہے یا نہیں کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے جواب دو نوزدہم جو روٹی کہ لید یا گوبر کی آگ پر پکی ہو کھانا اسکا جائز ہے یا نہیں کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے جواب دو بستم جن گھڑوں اور مٹکوں کی مٹی لید اور گوبر کے ساتھ گوندھی گئی ہو جیسا کمہاروں کا دستور ہے استعمال انکا جائز ہے یا نہیں کسی آیت قرآن یا حدیث صحیح سے جواب دو بست و یکم

حسب شرائط مذکورہ ان مسایل کے جوابات لکھنے مین اسقدر مہلت دیجاتی ہے
کہ وہ اپنے تمام برادران غیر مقلدین سے بھی خاطر خواہ مدد لیں اور جواب باصواب
دیں ورنہ اس آیۂ کریمہ کے مورد مین انکو داخل کرنا پڑیگا ام لھم شرکاء شرعوا
لھم من الدین ما لم یاذن بہ اللہ ـ ترجمہ کیا انکے شریک ہیں اور جو
راہ نکالی ہے انہوں نے انکے لیے ہیں کہ جسکا حکم نہیں دیا اللہ نے ـ

مسلہ اکتیسوان ان غیر مقلدون کے اکثر عقاید اور اعمال اہل سنت
جماعت کے بالکل مخالف ہین کہ بعضے مسایل مخترعہ و احکام مستبدعہ انکے موجب
کفر ہو رہے جیسے مبطل نماز اور بعضے موجب فسق و ابتداع ہیں کہ تفصیل اسکی موجب
تطویل ہے ـ

الراقم جناب فیضمآب پیر روشن ضمیر سید ابو علی شاہ بغدادی

توبہ نامہ

بعد حمد و صلوٰۃ کے میں محمد شفیع ابن نائب محمد ابراہیم صاحب مرحوم
اہل سنت و جماعت کی خدمت شریف مین عرض پرداز ہوں کہ مین آج تک بہ
راہ ضلالت میں حیران و سرگردان تھا ـ اب بفضلہ تعالے شانہ دیدۂ بصیرت
کھلا و سے ۱۵ جمادی الآخر ۱۳۰۲ ہجری روز سہ شنبہ وقت ظہر مسجد
جامع میں برد اہل سنت و جماعت توبہ کیا ہوں ـ اور داخل زمرہ اہل سنت و جماعت
ہوا ہوں جو لوگ کہ معتقد تقویۃ الایمان کے ہین رسول پاک محمد مصطفےٰ
صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین بے ادبی کرتے ہیں اور ایسے بے ادبی
کے کلمات کہتے ہیں ـ جو کفر ہین کوئی شخص ایسا اعتقاد رکھے یا ایسا اعتقاد

رکھنے والے کو یا اس کی تاویل کرنے والے کو کافر نہ سمجھے وہ بیشک کافر
ہے اور دایرہ اسلام سے باہر کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب
مین صراحتاً یا کنایتاً یا اشارۃً بے ادبی کرنا کفر ہے ـ اور اس کافر کا حمایتی
بھی کافر ہے چنانچہ بے ادبی کے کلمات جو تقویۃ الایمان اور انکی دوسری
کتابوں میں بہت سے ہیں مگر چند عقاید جو ذیل میں تحریر ہوئے ہیں انکے
کفر پر دلالت کرتے ہیں تا سب اہل سنت و جماعت کو معلوم ہو

۱	اللہ تعالے عرش پر بیٹھا ہے اور دونوں قدم کرسی پر رکھے ہین
۲	خدائے تعالے کا جھوٹ بولنا ممکن ہے
۳	پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بڑے بھائی کہتے ہین
۴	حضرت صلی اللہ علیہ وسلم چمار سے نسبت دیتے ہین ـ
۵	حق تعالے جسکو چاہیگا ہمارا شفیع بنا دیگا ـ
۶	کروڑوں نبی ولی جن جبرئیل حضرت سا بنا دیگا ـ
۷	حضرت حیات النبی نہیں ہین ـ
۸	حضرت کے روضہ مبارک کو توڑ دینا ہے
۹	حضرت مر کے مٹی میں مٹی ہوگئے ـ
۱۰	حضرت کو نہ کچھ قدرت ہے نہ کچھ سنتے ہین
۱۱	حضرت کی فقط زیارت سفر کرکے جانا شرک ہے
۱۲	حضرت کا نام نامی و اسم گرامی اذا سمین آیا تو شکر بوسہ دینا اور آنکھ پر
۱۳	رکھنے کو ظلم جانتے ہین
۱۴	جشن میلاد شریف کو اور اس کھانیکو بد اور بدعت جانتے ہین
۱۵	محب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشرک کہتے ہین
۱۶	حضرت کو ایکبار کے بھی غیب دان جاننا شرک ہے
۱۷	حضرت کے روضہ مبارک روبرو عاجزی سی ادب بجا لانا اور حضور تن اور خشوع سے زیارت کرنا شرک ہے

۱۸ حضرت اور دوسرے انبیا اللہ تعالے کے روبرو ذرہ ناچیز سے کمترین

۱۹ حضرت کو یا محمد یا رسول کر کے کہا شرک ہے

۲۰ حضرت کے فاتحہ کا کھانا کھانا حرام ہے

۲۱ حضرت کے آثار شریف اور موئے مبارک کی اور قدم شریف کی اور نقشہ نعلین شریف کی مذمت کرتے ہین اور بد جانتے ہین۔

۲۲ دلایل الخیرات کے کتاب کے پڑھنے کو بد جانتے ہین یہانتک کہ نجد کی دلایل الخیرات کے کتب کو جلا دیا ہے

۲۳ حضرت اللہ تعالے کے نور سے ہین اور تمام عالم حضرت کے نور سے ہین کر کے جاننے کو بد اور شرک جانتے ہین

۲۴ سب افعال اور اقوال آنحضرت کے محمود نہین ہین کر کے کہتے ہین

۲۵ صحابہ علی الخصوص خلفاء راشدین کے فعل سے منکر ہین

۲۶ اماموں کی جناب مین بھی بے ادبی کرتے ہیں اور بے لحاظ کہتے ہیں علی الخصوص سلطان ائمہ سراج الامت امام ابو حنیفہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اہانت کرتے ہین۔

۲۷ مذاہب اربعہ کے منکر ہین اور اپنے کو محمدی بولتے ہین

۲۸ قرآن و حدیث کے معنی اپنی طبیعت سے کرتے ہین

۲۹ اور بعض مانتے ہین منکر ہین اجماع اور قیاس کے

۳۰ مقلدین کو مشرک و بدعتی کہتے ہین

۳۱ اماموں سے ایک کی تقلید نہین کرتے بلکہ شتر بے مہار کے طور پر چلتے ہین

۳۲ فقہ حقیقت مین ادلہ اربعہ سے جامع ہے اسکو مخالف جانتے ہین

۳۳ صوفیہ کرام کے منکر ہین اور انکو برا جانتے ہین

۳۴ اولیاؤں کی قبور کے زیارت کو سفر کرنا بد جانتے ہین حالانکہ عبادت ہے

۳۵ میت کی ادراک اور سمع کے منکر ہین

۳۶ استمداد حضرت سے یا اہل قبور سے خواہ دور ہو یا نزدیک شرک کہتے ہین

۳۷ الہام کو خیال دل کہتے ہین

۳۸ بیس رکعت نماز تراویح کی پڑھنے کو بدعت ضلالت جانتے ہین

۳۹ موتہ کے ثواب رسانی مین ثواب بدنی ہو یا مالی تعیین سے ہو یا غیر تعیین سے بد جانتے ہین

ایسے اور بہی عقائد انکے ہین کہ جنکا تفصیلی بیان غیر ممکن ہے سوائے انکے عملیات مین بھی بہت سے عملیات انکے مذموم ہین پس کوئی شخص جو عقیدہ مذکور رکھا یا ایسے معتقد ونکے حمایتی کیا بیشک کافر ہے اور اسکے مین تو یہ کیا ہون اوپر کے اعتقاد شنیعہ اور اب یہی کہتا ہون کہ ایسا عقیدہ رکھنے بیشک کافر ہے اور دائرہ اسلام سے باہر ہے جسکا معتقد ہووے یا انہین سے ایک کا معتقد ہووے اسکا بھی وہی ہے جو اوپر گذرا فقط یہہ سند اہل سنت و جماعت کو معلوم ہونے اور آئندہ میرے سے نیک اعتقاد رکھنے اور مجھکو وہابیت کے نام سے مشہور نکرنے خود لکھتا ہون اور طبع کراتا ہون تا آئندہ کوئی مجھے وہابیت طرف منسوب نکرے اعاذنا اللہ من ذالک بحرمۃ النبی و آلہ الامجاد۔

دستخط

محمد شفیع بن نائب محمد ابراہیم صاحب مرحوم ۲ مارچ ۱۸۹۶ء

تحریر نامہ پہلے بنگلور مین چھپا تھا لیکن اس کی ضرورت سمجھکر کہ جس سے مسلمان اس گمراہی سے بچیں اور سیدھے راہ راستہ پر آجاویں اس مسکین کمترین خاکپائے علمائے دین قاضی سراج الدین احمد عفی عنہ رو فصاراتھے۔ دوبارہ چھپا کر مفت تقسیم کیا اسیطرح خداوند تعالے سب مسلمانوں کو یہ نیک توفیق عطا کرے کہ وہ سب عیسائیوں کی طرح اپنے دین کے مددگار رہینگے اور اپنے دین کی کتابیں ہر زبان میں چھپا کر مفت تقسیم کرین۔ اگر کوئی صاحب ان مسائل میں شک کرین کہ یہ عقیدہ ہمارا نہین ہے تو خاموش نرہین بلکہ چھپا کر اسیطرح مشتہر کر دین

کہ بلا یہ عقیدہ نہیں ہے اور ضرور تو اس وقت میں یہی ہے کہ دل و جان سے کل اہل اسلام کو یہ جھگڑہ چھوڑ کر اور اتفاق کر کے ایک دل ہونا چاہئے کہ آیت اللہ تعالے نے فرمایا ہے وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ اگر یہہ کام نہ کیا تو رسالت کا کوئی حق نہ ادا کیا یعنے دعوت اسلام کر کے خدا کے راستہ پر نہ لایا تو کوئی کام نہ کیا فقط

فتوے از علماے پشاور

حامداً مصلیاً والسلام علی من اتبع الہدی

اعلان و اطلاع عام بنام جملہ علماء حنفی ممالک و جمیع مسلمانان شرع و دین متین کہ فی ما بین علماء عصر ہذا در کفر مستحل حرمت تنباکو کشیدن و خان او اختلاف واقع شدہ بعد از ملاحظہ کتب معتبرہ بتحقیق رسید کہ در بعض کتب روایات اباحت و در بعض کراہیت و در بعض حرمت است علماء پنج و باخیل و پتہ انارئی و کمال زئی و سدم و پتہ رزڑ و ہشتنگر و ختک در موضع شریف اسوٹہ مکان عالیشان فیض نشان ملا صاحب اسوٹہ بروز جمعہ بتاریخ ۲۹ - ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۲ھ حاضر آمدند و بروز شنبہ علما رستہ جات مذکورہ بموضع موصوف اتفاق کردند کہ مصر و مستحل تنباکو مسلمان است لکن تحقیق کار است و جنازہ بر او میشود و منع عصمت و زن او و طلاق نمی گردد از ایں باعث کہ حرمت تنباکو کشیدن و خانش او مختلف فیہ است و حکم مختلف فیہ عدم کفر مستحل است و ایں عقیدہ اہل سنت و جماعت است و ہر کہ معتقد کفر مستحل و مصر مباشر تنباکو کشیدن و خانش میباشد از دائرہ اہل سنت و جماعت خارج است

پشاور

۱ قاضی غلام محی الدین

۲ خادم شرع ہنی قاضشاہ

۳ العبد حاجی غلام جیلانی خلف حافظ حاجی صاحب مرحوم

۴ العبد سید نور الدین صاحبزادہ عمر

۵ اکبر شاہ سید بادشاہ عفی عنہ

۶ العبد آفتاب ساکن شیر پاؤ

۷ فقیر غلام جیلانی ساکن تہ خواجہ

۸ سید محمد ملا صاحب اوتمانزئے

۹ بن سید احمد فضل شاہ

۱۰ قاضی احمد ساکن [illegible]

۱۱ ملا حمید ساکن صریخ

میاں صاحب نجگرگزی

۱۲ العبد حبیب اللہ ساکن صریخ

۱۳ العبد شریف اللہ ساکن صریخ

۱۴ العبد بہاء الدین ساکن [illegible]

۱۵ العبد سید محمد ساکن [illegible]

۱۶ قاضی محبوب شاہ ساکن کنتبہ

۱۷ عماد الدین صاحبزادہ ساکن قاضی آباد

۱۸ احمد شاہ ساکن گری

۱۹ عبد المجید ساکن ادینا

۲۰ مولوی فضل احمد ساکن ہند

۲۱ شاہ غریب ساکن صوابی

۲۲ سیف اللہ ساکن صوابی

۲۳ ملا عظیم اللہ ساکن ہاکی

۲۴ ملا محمد سلیم ساکن لاہور

۲۵ حمید اللہ ساکن نودہ

۲۶ قاضی مرمل ساکن توردا

۲۷ میر عبد اللہ ساکن توردا

۲۸ ملا رضوان الله ساکن دهوتی

۲۹ قاضی فضل محمود ساکن دهوتی

۳۰ ملا حبیب ساکن یعقوب خیله

۳۱ ملا نعمان ساکن توده

۳۲ ملا عبد الحی ساکن شیخ جانا

۳۳ قاضی غلام محمد ساکن ملندی

۳۴ ملا سید عالم ساکن ششیر غنده

۳۵ سید اکبر ساکن ششیر غنده

۳۶ حافظ سرمندی ساکن دهوتی

۳۷ حاجی احمد علی

۳۸ ملا عبد الرحمن ساکن رالی

۳۹ ملا زاید الله ساکن ترنب

۴۰ قاضی سید نور ساکن تورود

۴۱ ملا فضل قادر ساکن ترگزی

۴۲ ملا حمید الدین ساکن ترنگزی

۴۳ ملا فضل احمد ساکن عمرزی

۴۴ ملا عبد الهادی ساکن اوتمانزی

۴۵ لاله صاحب قندهار

۴۶ ملا غلام نبی ساکن کانگره

۴۷ ملا شریف ساکن یار حسین

۴۸ ملا میر محمد ساکن اسبیلان

۴۹ ملا حمید الله ساکن منکوکی

۵۰ ملا سعادت ساکن نوده

۵۱ ملا میر محمد ساکن نوده

۵۲ ملا رحمت شاه ساکن یعقوبه

۵۳ ملا حمید الله ساکن شیوه

۵۴ ملا عفران ساکن شیخون

۵۵ مولوی عبد صاحب کل المدعو ملا صاحب برادر حاجی صاحب ترنگزی

۵۶ ملا لطیف ساکن یار حسین

۵۷ محمد ساکن سرجن آدمزی

۵۸ ملا محمود ساکن باریک آب

۵۹ العبد ملا صاحب گرمابه

۶۰ باغی شاه ساکن شیوه

۶۱ ملا محمد حسن ساکن پچی

۶۲ عبد القدیر صاحبزاده صاحب ساکن تور دیر شریف

۶۳ ملا محمد نور ساکن تیراهی پایان

۶۴ ملا عبد القدوس ساکن گجرات

۶۵ ملا خوش دین ساکن بجگری

۶۶ ملا فضل احمد ساکن اوتمانزی

۶۷ قاضی حضرت شاه ساکن لمانزی

پیر ملا صاحب اسوته

۶۸ مظهر لطف الرحمن عبد الله

این همه علمای کرام عظام از شهر پشاور نیز سه اینجانب از زبان رفقای
جناب صاحب علیه الرحمه و مما تحت خانه چلم کش رفتاری شنیده ام مگر انجاب
حکم حرمت سگرت نموده اند ما مگر

باتصویر ثبت ایشان احترام نیگو تحریم حاجی شہ

حاجی
نفیر سید سینی

سید سینی رحمۃ اللہ علیہ

نقل خط از جناب صاحب زادہ صاحب حافظ عبد الخالق زاد مرتبہ
کہ برائے شرفائے روزگار عالیمقدار سجادہ نشین جناب محبوب سبحانی
سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز حضرت شیخ سید سلمان القادری
زادہ درجتہ کہ در بغداد شریف سکونت دارند بجہتہ ارشان این خط تحریر شدہ بعد
اشغداد شریف برائے مسکین در بمبئی رسید استفسار این خط را واضح نمایند کہ رسالہ
مطبوعہ مرسول شد دسویں خط مع مہر جناب ابوبکر آخوند زادہ صاحب وبد تخط ملا
صاحب پاسنی اغنی محمد عالم موجود ہست

عقاید حنفیہ

نحمدہ اللہ ونصلی علی حبیبہ والہ واصحابہ

اجمعین

(۱) اللہ تعالے وحدہ لاشریک ہے جامع جمیع صفات کمالیہ ذاتیہ ازلیہ کا مکان
وزمان وجہت واستقرار بر عرش وامکان اتصاف بکذب وجہل وخلاف وعدہ سے
منزہ ومبرا ہے اور حلول فی الشئے واتحاد وباشی سے مقدس نافع اور ضار بالذات
سوا اُس کے کوئی نہیں فاعل اور موثر حقیقی وہی ہے - حی - علیم - قدیر مرید - مکوّن
سمیع - بصیر - متکلم - اور اُس کے صفات کمالیہ ذاتیہ کی حد و نہایت کوئی نہیں
طلبیں کشود شے کہ خدا کی ذات وصفات جیسی کسی کی ذات وصفات نہیں یعنے ذاتی ازلی
(۲) حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رسول ثقلین ہیں اور کل عالم کو راہ

لہ یہ اصلاح کی ۱۶ کتابیں صفحہ ۳۸۵ تا ۳۸۵ پر بھی موجود ہے

ہدایت کے ارشاد فرمانے والے - اور نبوت آپ کی عالم ارواح میں تمام مخلوقات سے
سے متعلق بجمیع اخلاق اللہ تعالے موصوف بجمیع صفات کمالیہ - باری تعالے
بدا ہے آپ بلکہ محض عنایت اور رحمت سے سوا کے وجوب اور قدم ذاتی کے
اور آپکی صفات کمالیہ کی کوئی حد و نہایت نہیں
خاتم مکارم اخلاق ہیں - جوامع الکلم اور مفاتیح خزاین الارض آپکو عطا ہو چکی ہیں
اور شفاعت بالجملہ والوجاہت والاذن سب آپکے لیے ثابت ہے مشارق الارض
و مغارب آپ پر روشن ہیں اور عقاید او اعمال امت کو بطور رسالت مشاہد ہیں
اور اعمال امت آپکے حضور میں پیش کیے جاتے ہیں -
(۳) اصحاب کرام رضی اللہ تعالے عنہم سب عدول وثقات واجب التعظیم ہیں بجز
ذکر خیر کے انکا کوئی حال بیان کرنا مناسب نہیں -
(۴) خلافت راشدہ نبوت بعد آپ کے تیس سال تک رہی - اور مراتب
خلفاء راشدین بترتیب خلافت ہیں -
(۵) استمداد و استعانت انبیاء اولیاء اللہ حیات میں وبعد انتقال جائز ہے مگر غیر
خدا کو شریک خدا نہ جانے -
(۶) تقلید ایک امام کی ائمہ اربعہ سے واجب ہے -
(۷) حنفی کو امام اعظم علیہ الرحمۃ کے مذہب پر چلنا واجب ہے -
(۸) ایک مسئلہ میں اگر روایت مفتی بہ اپنے امام کی اور حدیث صحیح بخاری وغیرہ
کی ظاہراً مخالف پیدا کرے تو حنفی کو عمل بر روایت امام اعظم علیہ الرحمتہ
واجب ہے کیونکہ روایت امام ہمام کی مطابق آیت و حدیث صحیح کے ہے
چنانچہ امام صاحب اور انکے تابعین سلف صالحین جواب حدیث مخالف کا
دے چکے ہیں چنانچہ رسائل میں بھی بیان ہوگا -
(۹) یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و یا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ وغیرہ ایک
مزارات عالیہ سے کہنا جائز ہے اور درجہ ولایت غیر نبی درجہ نبوت نبی سے
اونے ہے
(۱۰) غیر مقلدین اور باقی اہل بدعت وا ہوا یعنے روافض وخوارج ونیچری وغیرہ

سے شریک جماعت ومجالس خاصہ اسکے ہونا ناجائز ہے اور ایسا ہی ان لوگوں کی
اپنی جماعت ومجالس خاصہ میں بطیب خود شامل کرنا ناجائز ورنہ لاعلمی اور بے اختیاری
سے شمول اُس کا یا اُن کا مستثنیٰ ہے

هذه عقائدنا لا ابرأ ولطفي مبين وقد صرح الله المفسرين في كلام القديم وهو صراط مستقيم وهذه العقائد مدللة بالآيات والاحاديث واقوال الائمة الصالحين وتتبع ايد العقائد فكذا ما تقتضي الخلافيات ففي الاصل هذا شجرة طيبة اصلها ثابت وفرعها في السماء تؤتي اكلها كل حين فان بقي في قلب الناظر خطوة خلاف هذه فعليه ان ينظر في الكتب المحولة او يسمع من الناظرين فيها —

حرره الفقير غلام قادر عفی عنہ

فتوی علماء رامپور کا مسائل ذبیحہ وہابیان دہلی وغیرہ کے رد میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ اگر کسی شخص نے نذر مانی کہ اگر یہہ کام میرا ہوا تو ایک بکرا شیخ سدو کے نام کا ذبح کرونگا اتفاقاً وہ کام مشیت ایزدی سے ہو گیا اور اس شخص نے موافق اپنے کہنے کے ایک بکرہ اپنی نیت

سہ یہ فتویٰ اسلام کی ۱۹ کتابیں ص ۳۸۵ تا ۳۸۷ پر بھی موجود ہے

میں شیخ سدو یا امام حسین و یا غوث الاعظم کے نامزد کرکے بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کیا پس اس بکرہ کا گوشت کھانا درست ہے یا نہیں - اور نیت تقرب الی اللہ کو حلت ذبیحہ میں کچھ دخل ہے یا نہیں اور وہ بکرا ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل ہے یا نہیں بینوا توجروا

الجواب

اس بکرہ کا گوشت کھانا درست ہے اسواسطے کہ وہ بکرہ ذبح کیا گیا ہے ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ الآیۃ اور دوسری آیت میں وما لکم الا تاکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ الآیہ اور نیت تقرب الی اللہ پر حلت ذبیحہ بچند وجوہ موقوف نہیں اول یہہ کہ دونوں جگہہ آیتوں میں لفظ ذکر موصول یعنی ارشاد فرمایا اور جب ذکر کا صلہ علی کے ساتھ ہو تو معنے اس کے ذکر لسانی کے ہوتے ہیں عنایہ میں ہے وصلتہ بعلی تدل علی ان المراد بہ الذکر باللسان یقال ذکر علیہ اذا ذکر باللسان دوسری یہہ کہ لفظ ذکر خاص ہے موضوع واسطے معنی معلوم کے اور وہ زبان سے کہنا ہے اور خاص اپنے مدلول میں قطعی اور واجب العمل ہوتا ہے اور محتمل معنی غیر موضوع لہ کا نہیں ہوتا اور اس پر زیادتی اخبار احاد سے جائز نہیں چنانچہ کتب اصول اس سے مملو ہیں پس لفظ ذکر سے نیت مراد لینا یا اخبار احاد سے اس پر زیادتی کرکے نیت تقرب الی اللہ پر حلت ذبیحہ موقوف کرنا خلاف مدلول خاص اور ناجائز ہے تیسری یہہ کہ اگر نیت تقرب الی اللہ پر حلت ذبیحہ موقوف ہو تو لازم آتا ہے کہ ذبیحہ قصابوں کا جو بہ نیت تجارت ذبح کرتے ہیں اور ذبیحہ ان عوام کا جو نیت تقرب الی اللہ نہیں جانتے حرام ہو جاوے اور اسمیں حرج عظیم ہے چوتھی یہہ کہ فتاوی سراجیہ میں ہے — مسلم کتابی اذا ذبح باسم المسیح لا تحل وان ذبح باسم اللہ واراد بہ المسیح تحل پس اگر نیت معتبر ہوتی تو چاہیے تھا کہ ذبح ثانیہ بھی حلال نہوتا اور تفسیر کبیر میں مصرح ہے انما کلفنا بالظاہر لا بالباطن فاذا ذبحہ علی اسم اللہ

وربہ ان یجعل لکا سبیل لنا الی الباطل اس سے صاف ظاہر ہوا کہ نیت کا اس بارہ میں کچھ اعتبار نہیں بلکہ اعتبار عند الذبح زبان سے کہنے کا ہے پس اگر وقت ذبح اللہ کے نام کے ساتھ غیر اللہ کا نام داخل کرے اور ریا سے تو ذبیحہ حرام ہوجاتا ہے اور اگر قبل وقت ذبح کے یا بعد اس کے زبان سے بھی کہے تو کچھ ڈر نہیں ہدایہ میں ہے والثالثۃ ان یذکر مفصولا صورۃ ومعنی بان یقول قبل التسمیۃ وقبل ان یضجع الذبیحۃ او بعدہ وھذا لا باس بہ الخ اور وہ بکرہ یا اونٹ بغیر اللہ میں داخل نہیں اسواسطے کہ معنی الاہلال کے رفع الصوت ہیں صراح میں ہے اہلال المعتمر اذا رفع صوتہ فی التلبیہ واھل بالتسمیۃ علی الذبیحۃ ومنہ قولہ تعالی وما اھل بہ لغیر اللہ ای نودی علیہ لغیر اسم اللہ واصلہ رفع الصوت اور رفع الصوت عند الذبح معتبر ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی میں ہے وما اھل بہ لغیر اللہ ای رفع بہ الصوت عند ذبحہ للصنم اور اس بکرہ پر ذبح کے وقت خدا کا نام لیا گیا ہے اور یہ پہلے معلوم ہوچکا کہ نیت کو اس بارہ میں کچھ دخل نہیں پس وہ بکرہ ما اہل بہ لغیر اللہ میں داخل نہ ہو اور اسکا گوشت کھانا جائز ہوا چنانچہ تفسیر احمدی میں اسی قول کے ذیل میں ہے ومن ھھنا علم ان البقرۃ المنذورۃ للاولیاء کما ھو الرسم فی زماننا حلال طیب لانہم وان کانوا ینذرونہا لہم لکن لم یذکر عند الذبح الا اسم اللہ تعالی انتہی اور مولوی اسمعیل صاحب دہلوی نے جنکو وہابی لوگ بہت مانتے ہیں رسالہ تحقیق ذبیحہ میں لکھا ہے اگر نذر کند پس نذر اگر گوشت واقع آن گوشت حلال است بیانش آنکہ مثلاً اگر شخصے نذر کند کہ اگر فلان حاجت من برآمد اینقدر نیاز حضرت سید احمد کبیر میکنم و اینقدر طعام نیاز ایشان مردم را بخورانم اگرچہ درین نذر گفتگو ست لیکن طعام حلال است اگر مشرکے برائے بھوانی کبوترے یا گنجشکے بگذارد یا جائے بنام شیخ سدو رہا نماید وہمان کبوتر یا گنجشک را شخصے شکار کردہ بخورد حلال است وہمان است حال بجا باشد کہ ازین نام خلل دران نشدہ انتہی افسوس علم بہہ گیا اگر کوئی بغیر مالک والا پوچھے کہ ہزارہا بکرے جو ستیاں پر چڑھائے جاتے ہیں

اور بعد اس کے قصاب لیکر ذبح کرتے ہیں اور بیچتے ہیں اور سب مسلمان اسکو کھاتے ہیں اگر یہ گوشت حرام ہے تو کیوں کھاتے ہیں اور اگر حلال ہے تو کیا وجہ ہے فتنہ کرنے کا بینوا توجروا واللہ اعلم بالصواب

مولوی محمد فضل حسن	الجواب صحیح والمجیب نجیح	صح الجواب
حافظ الدین عبد الرحمن	مولوی محمد عبد العزیز عفی عنہ	مولوی محمد عماد الدین
الجواب صحیح	ذالک کذالک	ہذا الجواب صحیح
مولوی نادر الدین	مولوی سید محمد ضیاء الحق	مولوی سید حبیب احمد علی
ہذا الجواب صحیح بلا ریب	ہذا ہو الحق والحق احق بالاتباع	
مولوی سیف الدین	مولوی محمد یعقوب	عفی عنہ

الفتاوی الخمس من اولہا الی آخرہا عندی مقبول من اللہ فقد شکت بحیثہ المفصل وکل ما فیہا صحیح وعلیہ الاتفاق مولوی محمد — مولوی محمد تقی الحسن

ہذا الجواب صحیح بلا ریب	ہذا الفتوی صحیح عندی	الجواب صحیح والمجیب مصیب
مولوی محمد مسعود	مولوی سلطان محمد	مولوی عبد الحق کابلی

اشتہار واجب الاظہار

واضح ولائح ہو کہ اصل منقول عنہ اس فتوے کا شہر مصطفے آباد عرف رامپور میں مطبوع ہوا تھا چونکہ آجکل اس ملک میں وہابیہ محمدیہ اسمعیلیہ و اسحاقیہ نے جابجا شور وغل مچا رکھا ہے کہ ایسا ذبیحہ مردار ہے اور کرنیوالا ایسے ذبیحہ کا مرتد اور مشرک ہے لہٰذا اس کمترین اضعف عباد اللہ ابن ثناء اللہ ساکن اکبرآباد نائی کی منڈی سے نیل کا کڑہ حال وارد بمبئی نے اس مسئلہ کو چھپوایا تاکہ اپنے بھائی مسلمان سنت والجماعت وہابیوں کے مکر میں نہ آویں اور حلال طیب کو حرام نہ سمجھیں وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ سیدنا محمد خاتم الانبیاء والمرسلین شفیع المذنبین فی الدنیا والدین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

مسئلہ تین دفعہ دینے سے تین طلاق واقع ہوجاتی ہیں

اول مطلقہ بدون حلالہ کے زوج اول پر حلال نہیں ہوسکتی اور جو بلا حلالہ کے نکاح اوسکا پہلے خاوند کے ساتھ جائز کہتا ہے وہ منافق ہے اور بہائی دو ہوکر ہائے خدا کا

یہ مسئلہ کثیر الوقوع ہے اور عوام الناس اس بلا میں پڑ گئے ہیں جاہل نادان جب غصہ میں آتا ہے اور زوجہ کیا کچھ کیسی بات میں تکرار کرتا ہے اور رفتہ رفتہ نوبت بجنگ پہنچتی ہے تو تنگ آکر عورت کو تین طلاق دیدیتا ہے - اور بعضے جاہل زبانی تین طلاق نہیں بولتے مگر نویسندہ کو کہدیتے ہیں کہ طلاق نامہ لکھدے نویسندہ بے علم ہوتا ہے اسکو مسئلہ کی تحقیق نہیں وہ از طرف خود بطبع زود بات لکھدیتا ہے اور تین طلاق لکھکے عورت کو حرام کردیا ہے - بعد چند روز کے جب درمیان خاوند و جورو کے صفائی ہوجاتی ہے اور اپنے کئے پر نادم و پشیمان ہوتے تب از سر نو خواہان نکاح کے ہوتے ہیں جب کسی عالم حنفی کے پاس جاتے ہیں اور کاغذ طلاقنامہ کا دکھاتے ہیں تو عالم حنفی در جواب کہتا ہے کہ اب نکاح تمہارا بدون حلالہ کرانے کے جائز نہیں ہوسکتا تب وہ جاہلیں مارے شرم کے حلالہ کا نام سنکر گھبرا اٹھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ کوئی ملا گندہ ناشرم کسند جائز کہدیوے تو ہمارا مطلب حاصل ہوجاوے جوینده یابنده آخر لیکن وہ کسی وہابی لامذہب کے جاکر اپنا نقصہ سناتے ہیں اور اس سے برائے نام لکھاتے ہیں کہ اس معاملہ میں نکاح بدون حلالہ کے درست ہے اور وہ جاہل اس تحریر کو دست آویز

معتبر قرار دیکر پڑھا لیتا ہے اور وہ لوگ دیہاتی بے خبر از مسائل دین ہوتے ہیں جب فتوی تحریری فتوے دیکھتا ہے کہ الا بلا بگردن ملا وہ بھی نکاح پڑھ دیتا ہے اور دوسرے لوگ سکتہ دیدکے ایسا معاملہ خلاف دین کے دیکھکر حیران ہوتے ہیں اور دور دراز سفر کرکے علماء سے استفسار طلب کرتے ہیں علما اپنے اپنے کار دیار دنیا میں مصروف ہوتے ہیں اونکو اتنی فرصت کہاں کہ بسط کیلئے کتابیں احادیث کی نکالکر بتفصیل دلایل فتوے لکھ دیوین اگر کسی نے کچھ لکھا ہے تو بقدر ضروری مختصر جسکو عام لوگ پورا پورا سمجھ نہیں سکتے اور تشفی کامل نہیں ہوتی تو مجبور ہوکر خاموش ہو جاتے ہیں یہ معاملہ کثیر الوقوع ہے اور اس مسئلہ کی تشریح مسائل جدیدہ میں نہیں ملتی اور لوگ اس نکاح پڑھانے سے حرام دائمی میں مبتلا ہوتے ہیں اور اولاد حرام کی پیدا ہوتی ہے اسکا وبال برگردن وہابی فتوے دینے والے کے ہے - قیامت تک جتنے حرام ہوتے رہینگے سب وبال وہابی منافق کے سر پر ہوگا - اس مسئلہ کی اصل حقیقت دریافت کرنے سے واضح ہوا ہے کہ جو لوگ تین طلاق کو ایک طلاق کہتا ہے وہ منافق ہے ایمان سے بیرہ ہے چنانچہ حدیث عبد اللہ بن عباس رضی سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ قایل اس مسئلہ کا منافق ہے اور یہ بات انحضرت منافقوں کی ہے دلیل وہابیونکی یہ ایک حدیث ہے جسکو مسلم وغیرہ نے حدیث طاوس سے روایت کیا ہے کہ ابا صہبا نے عبد اللہ بن عباس رض کو کہا - أتعلم انما كانت الثلاث تجعل واحدة على عهد النبي صلى الله و ابي بكر رض وثلاثا من امارة عمر رض فقال ابن عباس رض نعم رواه مسلم والطحاوي وابوداود والنسائي -

ترجمہ بھلا تم جانتے ہو کہ حضرت صلعم کے عہد میں اور صدیق اکبر رض کے عہد میں اور تین سال حضرت عمر رض کے زمانہ تک میں تین طلاق کو ایک بنایا جاتا تھا ابن عباس نے کہا ہاں اسکو روایت کیا مسلم و طحاوی و ابوداؤد و نسائی نے

جواب

یہہ حدیث نہیں ہے بلکہ ایک سوال وجواب ہے جو مابین ابوالصہبا اور ابن
عباس رضہ کے واقع ہوا ہے حدیث نام ہے قول یا فعل یا تقریر حضرت صلعم کا
یا صحابی کا یا تابعی کا اس کلام مین ان تین باتون سے ایک بات کا ثبوت نہیں
از ارشاد حضرت صلعم کا نہ فعل نہ تقریر آنحضرت صلعم اور نہ صدیق کی اور نہ حضرت عمر
رضہ کا - بلکہ حدیث ابن عباس رضہ ہے جسکو طحاوی وغیرہ نے بسند جید بیان
کیا ہے صاف واضح وثابت ہے کہ یہ فعل منافقوں کا تھا اور اس سوال وجواب
ابوصہبا مین بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اس فعل کو منسوب بسوی حضرت
صلعم یا صدیق اکبر رضہ یا عمر رضہ نہیں کیا گیا بلکہ ایک عیب کے طور پر بیان
کیا گیا ہے کہ پہلا اُن عہدون مین ایسی کارروائی کیجاتی تھی کرنیوالے مجہول
ہین جو قابل الاعتبار نہین اور نہ اُن کا نام لیا گیا ہے مالک بن ابی بکر
رضہ حضرت ابن عباس رضہ سے راوی - جب کسی نے اُن سے دریافت
کیا کہ میرے چچا نے اپنی عورت کو تین طلاق دی ہین آپ نے فرمایا کہ تیرے
چچا نے خدا تعالے کی نافرمانی کی سوا خدا تعالے نے اُس کو گنہگار فرمایا
اور اس نے شیطان کی فرمان برداری کی سوا اُس نے اُس کے واسطے کوئی
طریق خلاصی کا اس بلا سے نہیں بنایا - راوی بولا کہ کوئی اُس عورت کو اسرع
حلال کرتا ہے فرمایا کہ من یخادع اللہ یخادعہ یعنے جو کوئی خدا کے ساتھ
دہوکھہ کرے خدا اسکو دہوکھے کی جزا دیتا ہے یہ مخادعت کا لفظ خاص واسطے
منافقون کے ہے یخادعون اللہ یعنے وہ خدا کو فریب ودھوکہ دیتے ہین
وما یخدعون الا انفسہم اور نہیں دہوکہ دیتے مگر اپنی جانون کو
ان منافقون نے بھی اس معاملہ مین بھی چاہا کہ حرام کاری اس دہوکھے
مین کرین کہ اُن کمعقل جاہلون کو کہا کہ ایک طلاق ہے اور ایک طلاق صریح موجب
حرمت کی نہیں ہوتی اُسمین رجوع زبانی کافی ہو جاتا ہے اس اطلاق کا
اتنا حکم ہے کہ عدت میں اگر زبانی کہیں کہ میں نے رجوع کیا اور اپنے کہنے
سے باز نہ آیا یا عورت کو مساس کرے تو رجوع ثابت ہوئی اور حاجت نکاح جدید
کی نہ رہی اگر بعد انقضاء عدت نکاح کرنا چاہئے تو نکاح جدید کر لیوے حلالہ کی ضرورت

اصل حقیقت تو یہہ ہے جو بیان ہووے مگر برائے توضیح و تشریح ترجمہ حسینی شرح
بخاری وطحاوی کا لکھنا ضرور ہے کہ کارروائی اصحاب اکرام کی فیصلہ ہو جاوے اور
خلاف طریق مسلمانون کا جو رواجون نے اختیار کیا ہے طائع ہو جاوے امام
طحاوی رضہ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث ابن عباس رضہ مین جو سوال
ابوالصہبا مین بلفظ ثلثہ وارد ہوئی ہے یعنے تین طلاق ہونا ان تین طلاق وغیرہ کا تمام
ہے کہ طاؤس نے اپنے باپ سے سوال وجواب مذکورہ ابن عباس کا بیان نہیں کیا
بلکہ یہہ عبارت بجمل واحدۃ کی بیان کرکے بیان کیا کہ جو بات سنتے ہی حضرت
عمر رضہ نے سب لوگون کو جنمین اصحاب نعم کبار حضرت رسول کریم صلعم کے تھے
مخاطب کرکے فرمایا کہ - ایہا الناس قد کان لکم فی الطلاق اناۃ
فانہ من تعجل اناۃ اللہ فی الطلاق الزمناہ ایاہ - اے لوگو ضرور تمہاری
خاطر طلاق مین خدا نے ڈہیل دی تحقیق جو شخص خدا کی ڈہیل کو طلاق مین
جلدی کرے گا ہم اس کی جلدی کو اسپر لازم کر دینگے - یہہ بات سنکر کسی صحابی
نے جواب نہ دیا اور انکار نہ کیا سبنے تسلیم کر لیا اور سب نے تینون زمانون کو
سمجھ لی دیکھا تھا بلکہ یہی لوگ تھے جو ان مسائل کے برتنے والے تھے دین جدید
تھا اور باتیں معمولی خانہ داری کی شہر مدینہ منورہ عملدر آمد ہوتی تھی اگر فی الواقع یہہ
معاملہ صحیح ہوتا اور یہہ ارشاد سرور کائنات یا خلیفہ اول یا ثانی جاری ہوتا
تو بالضرور اور جواب اس کلام حضرت رضہ کے کوئی صحابی کچھ تذکرہ کرین یا دلیل
طلب کرتا پس یہہ تسلیم کرنا کلہم کا بڑی دلیل شرعی ہے جسکا نام اجماع ہے
کہ پہلی کارروائی و معمول کو منسوخ یا باطل کر دیتی ہے اس اجماع نے ثابت
کر دیا کہ تین طلاق کو ایک طلاق قرار دینے کے دلیل شرعی کی طرف منسوب
نہین تہا - یعنے آیت یا حدیث قولی یا فعلی یا تقریری حضرت صلعم
اس بارہ مین کوئی ثابت نہین ہوئی - ورنہ یہ ناممکن ہے کہ صحابہ
کرام رضہ کو طلب دنیوی معلوم ہوا ہو جیسے عام مین حیلے تعنن تو ہین
شریعت کا ہوتا ہو - جو قیامت تک دستور العمل رہیگا اسمحل یہ
سکوت اختیار کرین ہرگز نہین ہوسکتا - اسکی تائید مین احادیث

مروی ہے از ابن عباس رضی جو معمول و فتوے اوکہا تہا بیان کرنی واجب ہیں
امام طحاوی مالک بن حارث سے روایت کرتا ہے کہ ایک شخص ابن عباس رض
کے پاس آیا۔ اور کہا کہ میرے چچا نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دی ہین
فقال ان عمک عصی اللہ فاثمہ اللہ واطاع الشیطان
فلم یجعل لہ مخرجا سو ابن عباس رض بولے کہ تیرے چچا نے خدا کی
نافرمانی کی سو اللہ نے اوسکو گنہگار کر دیا۔ اور اوسنے شیطان کی
تابعداری کی سو اوس کیواسطے نکلنے کا رستہ نہیں بنایا گیا۔ پس مالک
بن حارث نے ابن عباس رض سے کہا کہ کیف ترى فی رجل
یحلہا لہ فقال من یخادع اللہ یخادعہ آپ کیا کہتے ہو اوس شخص کو
جو یہ عورت اوسپر حلال کرتا ہے ابن عباس رض نے فرمایا جو خدا کو دہوکہ
دے خدا اوسکو دہوکہ دیتا ہے اور محمد بن ایاس بن بکیر کی مروی ہے کہ ایک آدمی نے اپنی
عورت کو قبل اسکے کہ دخول کرے تین طلاق دے پہر اوسکو شوق ہوا کہ اوس سے
نکاح کرے پس وہ فتوی پوچھنے لگا۔ ہمیں اوسکو ساتھ لیکر ابو ہریرہ و عبداللہ
بن عباس رض کے پاس لیگیا پس دونوں نے کہا کہ وہ عورت
تجہپر حلال نہیں جب تک کہ دوسرے کے ساتھ نکاح نکرلیوے۔
وہ شخص بولا کہ میری اوسپر ایک طلاق تہی یعنے غیر مدخولہ ایک
طلاق کے ساتھ بائنہ ہو جاتی ہے۔ پس عبداللہ بن عباس رض
نے فرمایا کہ تمنے اپنے ہاتھ سے دوسری دو طلاق چہوڑ دین جو زیادہ
تہی۔ یعنے اگرچہ ایک طلاق کے ساتھ بائن ہو جاتی تہی مگر تونے
تین دفعہ دیدین سب واقع ہو گئین۔ اور معاویہ بن ابی عیاش
کہتا ہے کہ مین عبداللہ بن زبیر اور عاصم بن عمر رض کے پاس بیٹھا تہا
کہ محمد بن ایاس بن بکیر آیا۔ اور کہا کہ ایک آدمی اہل بادیہ نے اپنی زوجہ
غیر مدخولہ کو تین طلاق دے دین سو اب تمہاری رائے کیا ہے
عبداللہ بن زبیر بولے کہ اس معاملہ مین ہمارا قول کوئی نہیں۔ تو
عبداللہ بن عباس اور ابو ہریرہ رض کے پاس جاکر دریافت کر

اور پہر ہمارے پاس آکر خبر اسبات کی دے سو وہ آدمی ان کے گیا
اور اون سے دریافت کیا سو عبداللہ بن عباس رض نے ابو ہریرہ رض کو
کہا کہ اسکو فتوے دو یہ امر مشکل پیش آیا۔ ابو ہریرہ رض نے فرمایا کہ ایک
طلاق اس غیر مدخولہ بائن کر دیتی ہے اور تین طلاق اسکو حرام کر دیتی ہین
یہانتک کہ دوسرے خاوند کے ساتھ نکاح کرے
الواحدۃ تبینہا والثلاث تحرمہا حتی تنکح زوجا غیرہ
اور ایسا ہی معاملہ مسئلہ عبداللہ بن عباس و ابو ہریرہ و عبداللہ بن عمر
رض کے سامنے پیش ہونیکے بعد مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک آدمی نے
زوجہ بکر کو تین طلاق دے سو سبنے جواب دیا کہ وہ تجہپر حرام ہو گئی اور ابو سلمہ
نے بہی یہی روایت کی ہے کہ ابن عباس و ابو ہریرہ نے فرمایا ہے کہ جو شخص
اپنی زوجہ کو تین طلاق دیدے لا یحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ
یعنے حلال نہیں اسکے واسطے ہے کہ غیر کے ساتھ نکاح کرے یعنے حلالہ کرائے
اور سعید بن جبیر رض کے مروی ہے کہ کسی نے ابن عباس رض سے دریافت کیا
کہ کسینے اپنی زوجہ کو سو طلاق دی فرمایا تین طلاق اسکو حرام کر دیتی ہیں اور ستانوے
ہوئے مطلق اس کی گردن پر ہے کہ اس نے آیات اللہ کو ٹھٹھا بنایا اور مجاہد
کہتے ہین کہ کسی نے ابن عباس رض کو کہا کہ کسینے اپنی زوجہ کو سو طلاق دی ہے
ابن عباس رض نے فرمایا کہ تنے اپنے رب کی نافرمانی کی ہے اور عورت تیری
تجہسے جدائی ہو گئی ہے تنے خدا کا خوف نہیں کیا تا کہ تیرے واسطے کوئی مخرج
بنتا من یتق اللہ یجعل لہ مخرجا یعنے جو کوئی خدا سے ڈرتا ہے اللہ اس کے
واسطے کوئی مخرج بناتا ہے۔ قال اللہ تعالے یا ایہا النبی اذا طلقتم النساء
فطلقوہن فی قبل عدتہن اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ اے نبی
جب عورتونکو طلاق دو تو عدت کے اول دو۔ اور اسیطرح اصحاب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے چنانچہ ابو داود و عبداللہ سے بہی یہی
روایت ہے کہ فرمایا اوس کے حق مین جس نے طلق امراتہ ثلاثا
قبل ان یدخل بہا قال لا تحل لہ حتی تنکح زوجا غیرہ

کہ جو آدمی تین طلاق دیوے قبل از دخول - فرمایا نہیں حلال واسطے اُس کے حتیٰ کہ نکاح کرے اور عطا میں لیا وے سے مروی ہے جاء رجل عبد اللہ بن عمرو فقلہ عن رجل طلق امراتہ ثلاثۃ قبل آن یمسھا یعنے کوئی آدمی عبداللہ بن عمر رضہ کے پاس آیا اور سوال کیا کہ کسی نے اپنی عورت کو تین طلاق دے ہیں قبل مساس کے یعنے دخول کے علاوہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ طلاق بکر کی ایک ہے سو عبداللہ بن عمر رضہ بولے تم تو قصہ خوان ہے کیونکہ طلاق واحد عورت غیر مدخولہ کو بائن کر دیتے ہیں اور تین حرام کر دیتی ہیں تا کہ دوسرے سے نکاح نکرے اور انس رضہ اللہ سے مروی ہے لا تحل حتی تنکح زوجا غیرہ یعنے بدون نکاح کرنے کے بکر کے ساتھ حلال نہیں ہوتی اور اُن سے یہہ بھی مروی ہے کہ عمر بن خطاب رضہ کے پاس کسیکو لاتے تھے کہ اُس نے اپنی عورت کو تین طلاق دی ہوں اور جو طہر ہ اُسکی پشت کو درے دیتے تھے یعنے درے مارتے تھے اور عبداللہ بن مسعود رضہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے **سوال** اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ جسطرح عدت میں کسی عورت کے ساتھ نکاح کرنا فاسد ہے اور وہ عقد جائز نہیں اور بغیر طلاق دینے کے وہ شخص عورت سے جدا ہو جاوے کیونکہ وہ عقد غیر واقع ہے کرنا جائز وقت میں یہہ نکاح ہوا - اسیطرح جب طلاق بے محل دیوے تو وہ طلاق بھی واقع نہونی چاہئے **الجواب** بات یہی ہے کہ دخول در عقود اُسے طور پر چاہیے جسطرح امر شارع کا ہے اور یہہ دخول مشروط بشرائط کا ہے مگر خروج اُن عقود سے مشروط بشرائط نہیں ہے چنانچہ نماز میں داخل ہونا مشروط بشرائط ہے کہ سوائے تکبیر کے اور طہارت ہا رچات بدنی و طہارت بدن کے نا جائز ہے اور خروج از نماز بلفظ سلام واجب ہے کہ جو بلا طہارت بلا تکبیر نماز میں داخل ہوویگا تو وہ دخول غیر معتبر ہے لیکن جب نماز میں داخل ہو جاوے تو کہانا کھاوے یا پانی

پیوے یا کلام کرے یا اور کام کرے یا اور کام منافی صلوۃ کے نماز سے خارج ہو جاتا ہے اور اس فعل نا جائز سے گنا ہگار ہو جاتا ہے - ایسا ہی نکاح میں داخل ہونا مشروط بشرائط ہے سوائے اُن شرائط کے داخل نہیں ہو سکتا مگر خروج از نکاح کا ہے بطریق مشروع ہوتا ہے جیسا کہ ایک طلاق طہر میں دیوے اور کا ہے طریق نا مشروع سے ہوتا ہے جیسا کہ تین یکبارگی دیدیوے یا حیض میں طلاق دیوے اسمیں طلاق واقع ہو گئی مگر گنا ہگار ہو جاوے گا - یہ مذہب امام ہمام ابو حنیفہ و امام ابو یوسف و امام محمد کا ہے یہہ خلاصہ ترجمہ کبیدانی آثار طحاوی کا ہے اور بخاری میں ایک باب منعقد کیا ہے -

الباب من اجاز طلاق الثلاث لقولہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساک بمعروف او تسریح باحسان - یہ باب وہ بیان اُس شخص کے کہ جس نے تین طلاق جائز رکھا ہے بدلیل قول حق تعالیٰ کہ طلاق دو بار ہی ہے سو پاس رکھے یا چھوڑ دے -

عینی شارح بخاری کہتا ہے کہ اسمیں اختلاف ہے سو طاؤس و محمد بن اسحاق و حجاج بن ارطاۃ و نخعی و ابن مقاتل و ظاہریہ کہتے ہیں کہ تین جگہ طلاق دینے سے ایک واقع ہوتی ہے اور دلیل اُنکی ایک حدیث ہے کہ جسکو مسلم اور طحاوی و ابو داؤد و نسائی نے روایت کیا ہے کہ ابو الصہبا نے ابن عباس رضہ سے پوچھا کہ بھلا تم جانتے ہو کہ تین طلاق حضرت صلعم کے عہد و صدیق اکبر رضہ کے عہد میں اور تین سال خلافت عمر رضہ میں ایک جاتا تھا ابن عباس رضہ بولے کہ ہاں اور بعض کا قول ہے کہ تین طلاق دینے سے ایک بھی نہیں پڑتی اور مذہب جمہور علماء تابعین و تبع تابعین کا یہہ ہے کہ تین جگہ دینے سے تینوں واقع ہو جاتی ہیں منجملہ اُن علماء کے اوزاعی و اصحاب احمد و اسحاق و ابو داؤد و ابو عبید اور کثیر علماء ہیں لیکن تین طلاق جگہ دینے والا گنا ہگار ہو جاتا ہے - اور سب نے کہا ہے کہ جو شخص اس مذہب

جمہور کے برخلاف ہے وہ شاذ ہی اور مخالف اہل سنت کا اس حدیث
ابن عباس رض کے ساتھ اہل بدعت وغیر معتبر آدمی متعلق
ہوئے ہیں جنکا کچھ اعتبار نہیں اور وہ قابل التفات نہیں کیونکہ
وہ لوگ جدا ہیں سنت وجماعت سے جماعت کا اتفاق اور اجماع تحریف
کتاب اللہ وسنت رسول اللہ پر ناممکن ہے اور امام طحاوی نے جواب
شافی دیا ہے (جسکا خلاصہ مذکور ہو چکا ہے) جب حضرت عمر رض
کے حضور میں انکار وقوع ثلاث کا کسی نے نہیں کیا تو اجماع
اور اجماع عند بعض المشائخ ناسخ قرار دیا ہے کہ اجماع موجب
علم الیقین کا ہوتا ہے مثل نص صریح کے اور اجماع ایسی حجت
قوی ہے کہ حدیث مشہور سے اقوی ہے جب کہ حدیث مشہور
کے ساتھ نسخ جائز ہے کہ زیادتی برکتاب بحدیث مشہور جائز
جائز ہے تو جواز نسخ باجماع اور سے لائق ہے اور فقیر کہتا ہے کہ
اس تطویل کی حاجت نہیں کیونکہ حدیث ابن عباس رض کی در اصل
حدیث سے نہیں بلکہ وہ باہم ابو صہبا اور ابن عباس رض کے ایک
امر کا مکالمہ سوال وجواب کے طور پر واقع ہوا کہ وہ دریافت کرتا
ہے کہ حضرت کے عہد اور صدیق کے عہد و تین سال خلافت حضرت عمر رض
کے تین طلاق معاً کو ایک بنایا جاتا تھا ابن عباس رض نے جواب دیا
نسخ کی بحث فرع ثبوت آیت یا حدیث کی ہے آیت یہہ ہے یا
ایہا النبی اذا طلقتم النساء فطلقوہن لعدتہن یعنے اے
نبی کریم حبیب جب تم ارادہ طلاق کا کرو تو عدت سے پہلے کرو- اس آیت
سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ حیض میں طلاق نہ دو کیونکہ حیض
حائل ہے مابین عدت وطلاق کے عدت طہر سے شروع ہوتی
ہے عند الاحناف اور حیض کامل سے عند الشوافع ہے- یہ بات تو
آیت سے کسیطرح ظاہر نہیں ہوتی کہ ایک طلاق دو یا تین اگر
جانب ہوتی تو الطلاق مرتان دوسری آیت میں اس کی مخالف ہے

کیونکہ جب طلاق معاً واقع ہو جاتی ہے تو وحدت مأمورہ منسوخ ہوئی-
پس معلوم ہوا کہ وحدت طلاق بالکل مفہوم آیت بلکہ الطلاق معروف اور
مراد طلاق جمہور نے اور مسلم ہے جب وہ طلاق معاً واقع ہوگئیں تو تین
بھی ویسی ہی واقع ہو جاتی ہیں آیت سے ممانعت طلاق فی الحیض کی
مفہوم ہے سو وہ طلاق بھی واقع ہو جاتی ہے گو طلاق دینے والا آثم ہووے
جیسا کہ معاملہ عبد اللہ بن عمر رض کا اسبات پر شاہد عادل ہے کہ عبد اللہ رض
نے اپنی زوجہ حیض میں طلاق دی تھی سو حضرت صلعم نے فرمایا کہ تم رجوع کرو
اور طلاق دینی ہو تو طہر غیر مدخول میں دینا- اس کے بھی واقع ہوا
کہ طلاق امر الٰہی اگر اطلاق دیوے تو واقع ہوگئی اور مطلق آثم ہوا- غرض
یہہ ہے کہ طلاق بہرکیف واقع ہو جاتی ہے خواہ حیض میں ہو خواہ تین جگہ ہوں
اس خلاف کا تجربہ ہے کہ مطلق آثم ہو جاوے- عینی کہتا ہے کہ وجہ استدلال
وقوع طلاق ثلاثہ از قول اللہ تعالے الطلاق مرتان یہہ ہے کہ جب اجتماع
دو طلاق جائز ہوا تو اجتماع ثلاثہ کا جائز ہوا مگر احسن اس استدلال
سے یہ استدلال ہے کہ او تسریح باحسان عام ہے شامل
تطلیق ثلاثہ معاً کو- اور ابن ابی حاتم نے بالاسناد ابو رزین سے
روایت کیا ہے کہ کوئی شخص حضرت صلعم کی خدمت میں آیا اور عرض کیا
اللہ تعالے فرماتا ہے فامساک بمعروف او تسریح باحسان تیسری
طلاق کہاں گئی حضرت صلعم نے فرمایا تسریح باحسان- اس حدیث
کی سند صحیح ہے لیکن مرسل ہے (فقیر کہتا ہے کہ مرسل عند الحنفیہ
موجب عمل ہے) اور ابن مردویہ نے بھی اس حدیث کو مرسلاً
بیان کیا ہے اور بخاری میں ہے کہ امراۃ رفاعہ قرظی حضرت صلعم کی خدمت
میں آکر عرض کرنے لگی- کہ یا رسول اللہ رفاعہ نے مجکو طلاق بائنہ دی
ہے اور میں نے عبد الرحمن بن زبیر قرظی رض کے ساتھ نکاح کیا ہے

اور وہ سنت ہے نقل ہے یہہ کہ حضرت صلعم نے فرمایا کہ تو ارادہ
کرتی ہے کہ رفاعہ کے پاس جاوے یہہ نہیں ہوگا جبتک کہ دوسرا ذائقہ
پیوے ورنہ تو اسکا ہے بخاری اس حدیث اسی غرض سے لایا ہے کہ
رفاعہ نے اسکو تین طلاق دی نہیں اور اس عورت کا نام تمیمہ بنت
وہب تھا۔ عینی کہتا ہے کہ طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت عائشہ رضہ
سے روایت کیا ہے کہ تمیمہ عبد الرحمن کی زوجہ تھی اس نے
اسکو طلاق دی تھی اور رفاعہ میں رفاعہ کیساتھ اسکا نکاح ہوا تھا اور
اسمیں لئے حضرت صلعم سے حضرت صلعم نے وہی جواب دیا کہ پہلے گذرا

فصل اب یہہ بھی معلوم کرنا واجب ہے کہ قرآن شریف میں جس جگہ
لفظ نکاح کا آیا ہے مراد اس سے عقد نکاح ہے اور سوائے
اس آیت کریمہ کے۔ حتی تنکح زوجا غیرہ کہ یہاں مراد از نکاح وطی
ہے جیساکہ [illegible] میں اسکا بیان مفصل ہے۔ بدلیل حدیث عسیلہ
سے عینی لکھتا ہے کہ یہ استدلال منقوض ہے کیونکہ اسناد نکاح
کا اس آیت میں طرف عورت کے ہے اور عورت واطی نہیں ہوتی
واطی مرد ہوتا ہے نہ عورت بلکہ مراد از نکاح عقد ہے اور وطی کا
ثبوت بخبر مشہور ہے خبر مشہور کے ساتھ زیادتی جائز ہے حلالہ
میں وطی کرنے زوج ثانی کی شرط ہے سب کا اتفاق ہے صرف
سعید بن مسیب کا خلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ عقد صحیح تحلیل کیواسطے
کافی ہے سعید بن مسیب کے ساتھ سوائے طایفہ خوارج کے کوئی
متفق نہیں اور ابو الرجا مختار بن محمود زاہدی نے اپنی کتاب
قنیہ میں لکھا ہے کہ سعید بن مسیب اپنے مذہب سے رجوع کر گیا
تھا اب کوئی قاضی حکم بمذہب سعید بن مسیب کرے تو قضا اسکی
غیر نافذ ہے اگر کوئی فتوے دیوے تو اس پر تعزیر جاری کیجاوے

(ف) اکثر علماء کا قول ہے کہ تحلیل میں وطی شرط نہیں ان
کے نزدیک زوج اول پر نکاح جائز ہو جاتا ہے یہی زیادہ ہے کہ یہ لوگ قائل
تعزیر ہیں

فصل تابعین علماء کے اختلاف کہ نکاح ثانی جس کو حلالہ کہتے
ہیں کس طور پر جائز ہوتا ہے اور کس طور پر ناجائز۔ امام مالک
رح کا مذہب ہے کہ نکاح صحیح نہ ہے جو برغبت ہو اور جو قصد تحلیل
کرے وہ فاسد ہے اور جانبین کو علم تحلیل کا ہووے یا نہووے
اور قبل از دخول یا بعد از دخول فسخ کردیوے اور امام ابو حنیفہ و صاحبین
امام [illegible] و امام شافعی رح کا مذہب ہے کہ نکاح صحیح ہے خواہ نکاح
قائم رکھے یا نہ رکھے۔ اور امام شافعی رح کا مذہب ہے کہ اگر عقد نکاح
میں تحلیل کی اور طلاق کی شرط کرے تو ناجائز ہے اگر شرط
نہ کرے امام ابو حنیفہ رح سے روایت کیا ہے اگر زوج ثانی نیت
تحلیل کی برائے زوج اول کرے تو نکاح غیر صحیح ہے یہی قول ابو یوسف
و امام محمد رح کا ہے اور حسن بن زیاد و امام زفر ہے اور امام زفر رح
امام ابو حنیفہ رح سے روایت کرتے ہیں کہ اگر زوج ثانی انفس
عقد میں شرط تحلیل کی برائے زوج اول کرے تو بھی نکاح صحیح
ہے اور صورت زوج ثانی کی بلا وطی محلل نہیں اور خلوت صحیح بھی
قائم مقام وطی کی نہیں

فصل سوال یہہ حدیث لعن اللہ المحلل والمحلل لہ
حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ حلالہ نکالنے والے اور جسکی
خاطر حلالہ نکالا گیا۔ ہے دونوں پر خدا کی لعنت ہے۔ ترمذی نے کہا
ہے کہ حدیث حدیث حسن ہے اور احمد نے اپنے [illegible] میں اور
[illegible] ترمذی و ابن ماجہ نے [illegible] ہے اور حارث [illegible]

علی رضہ سے روایت کیا ہے کہ لعن اللہ المحلل والمحلل لہ
اور ابن عباس رضہ سے بھی ایسی ہی روایت اور احمد بزار و ابو یعلی
و اسحاق اپنے اپنے مسند و نمیں روایت - ابن عباس سے
(ابن ماجہ) حدیث اور ابن ابی شیبہ نے حضرت رضہ سے روایت
کیا لا اوتی بمحلل و محلل الا رجمتہ یعنے محلل و محلل لہ میرے
پاس لائے جاویں تو میں انکو سنگسار کروں گا - اور عبد الرزاق
نے روایت کیا ہے کہ عبد اللہ بن عمر سے کسی نے سوال کیا کہ کسی نے
نے اپنی عورت کو طلاق دی ہے پھر نادم ہوا کسی اور شخص نے
ارادہ کیا ہے کہ اس عورت کے ساتھ نکاح کرے تاکہ پہلے کے
واسطے حلال ہو جاوے ابن عمر نے فرمایا کہ دونو زانی ہیں اگرچہ
بیس سال تک نکاح میں رہیں - اور ان احادیث و آثار
سے واضح ہوتا ہے کہ نکاح ثانی بشرط تحلیل مکروہ حرام ہے اور
اور امام ابو حنیفہ رح و اصحاب انکے جائز فرماتے ہیں -
الجواب عینی لکھتا ہے کہ لفظ محلل کا دال ہے اسبات
پر کہ نکاح صحیح ہے کہ محلل یعنے شئے حلال ہے اگر نکاح ہان
فاسد ہوتا تو محلل نہ فرماتے اور لعنت تب ہے کہ جب ارادہ استحلال
کا کرے اور حدیث علی رضہ میں اور ابو داؤد کو شک ہے کیونکہ
ابو داؤد نے کہا ہے کہ مجھکو معلوم نہیں کہ حضرت صلعم تک رجوع کی
ہو اور معلوم کیا ہے ساتھ حارث مراوی کے اور حدیث عقبہ
میں مجاہد کی اسناد عبد الحق نے حسن بتائی ہے ترمذی نے
محلل کر میں ہیں لکھا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ لیث بن سعد نے
شرح بن ہامان سے سنا ہو اور ابن ابی حاتم نے کہا ہے کہ
لیث نے شرح بن ہامان کے نہیں سنا اور نہ روایت

اور اثر حضرت کی طحاوی نے کہا ہے کہ محمول بر تہدید و تشدید
التغلیظ ہے جیسا کہ حضرت صلعم نے ارادہ فرمایا کہنا جو کوئی جماعت
سے پیچھے رہے انکے گھر جلادوں اور ایسا ہی جواب ہے اثر
عبد اللہ عمر رضہ کا اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ سوال و جواب ابو صہبا
اور عبد اللہ بن عباس رضہ میں جو تذکرہ آیا کہ زمانہ حضرت صلعم
اور بایام خلافت صدیق اکبر رضہ اور تین سال امارت فاروق اعظم رضہ
سے تین طلاق کو ایک بنایا جاتا تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ
امر رائج بلا امر صادر از جناب سرور کائنات اور بلا صدور
امر خلیفہ اول دیا اپنی ناممکن ہے بالضرور صدور اس حکم کا با
اشارہ شارع و خلیفہ شارع ہوا ہوگا - جواب یہ ہے کہ امر
شرعی دینی ہے جو صادر شارع ہو اس خیال کا دفع
یہ ہے کہ جب یہ اطلاع خلیفہ ثانی کو ہوئی تو آپ نے اس حیل
و حکم کو مردود فرمایا اور بہت تشدد کیا جیسا کہ بالا مذکور ہوا اس
تشدد و ممانعت سے صاف ظاہر ہے کہ امر قومی و صد یقینی نہیں
تھا اور غالبا اس امر کے جہت ہیں کہ جو رائج ہو اور حضرت صلعم
تک اطلاع نہو شیوع رواج سے مشروعیت اس امر کی
بلا ان شارع غیر لازم ہے چنانچہ شرح معانی آثار طحاوی میں
ایک تذکرہ لکھا ہے کہ عبید بن رفاعہ رضہ انصاری کہتے ہیں کہ ہم
ایک مجلس میں تھے کہ اور تذکرہ غسل از انزال کا مابین واقع ہو
گیا زید بن ثابت نے فرمایا کہ صحبت بلا انزال سے تم پر کچھ
نہیں صرف اتنا ہے کہ طہارت یعنے غسل فرج کرے اور وضو
کرے جیسا وضو نماز کرتا ہے پس ایک آدمی اٹھ کر مجلس سے
نکلا حضرت عمر رضہ کی خدمت میں آکر یہ بات سنائی کہ زید بن

ایسا مسئلہ فرما رہے ہیں سو حضرت عمر رضہ نے اُس شخص کو حکم دیا
کہ تم بھی جاکر اُنکو میرے پاس لاؤ تاکہ تو بھی اُس پر شاہد ہو
وہ جاکر اُنکو بلالایا اور حضرت عمر رضہ کی مجلس میں بہت اصحاب
حضرت صلعم کے تھے اور انمیں حضرت علی و معاذ بن جبل رضہ بھی
تھے حضرت عمر رضہ نے زید بن ثابت رضہ کو فرمایا کہ تو اپنے نفس
کا دشمن ... لوگوں کو ایسا فتوے دیتا ہے پس زید بولے
کہ بخدا ... میں نے اپنی طرف سے ایجاد نہیں کیا اپنے اعمام یعنی
رفاعہ بن رافع و ابو ایوب انصاری رضہ سے سنا ہے
پس حضرت عمر رضہ نے مجلس والوں کو خطاب کیا کہ تم اسمیں
کیا کہتے ہو پس ... نے اختلاف کیا حضرت عمر رضہ نے فرمایا اے
عبداللہ میں سواے تمہارے کس سے دریافت کروں حالانکہ تم اہل
بدر اخیار لوگ ہو پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ ازواج
مطہرات نبی کریم صلعم کی طرف کسی کو بھیجکر مسئلہ دریافت کرو کیونکہ
جو بات اس مسئلہ میں ہوگی انکو معلوم ہوگی پس حضرت عمر رضہ نے
حضرت حفصہ رضہ کے پاس آدمی بھیجکر مسئلہ دریافت فرمایا انہوں نے جواب
دیا کہ مجھے معلوم نہیں ... عائشہ صدیقہ رضہ کیطرف سے
میں آدمی بھیجکر دریافت فرمایا ... حضرت صدیقہ رضہ نے فرمایا کہ
اذا جاوز الختان الختان فقد وجب الغسل یعنے جب
ختان ختان سے تجاوز کرے تو غسل فرض ہو جاتا ہے تب حضرت
امیر المومنین نے فرمایا لا اعلم احدا فعله ثم لم يغتسل
الا جعلته نكالا یعنے جس شخص کا حال معلوم ہوا کہ اس نے
ایسا کیا ہے میں اسکو عبرت کرونگا - دوسری روائیت میں
ہے کہ جب حضرت رضہ نے زید بن ثابت کو خطاب فرمایا تو

انہوں نے عذر کیا کہ میں نے اعمام سے سنا ہے تب حضرت عمر رضہ نے
کون کون اعمام سے انہوں نے کہا کہ ابی بن کعب و ابو ایوب و
رفاعہ بن رافع سے پس حضرت عمر رضہ متوجہ ہوئے رفاعہ بن رافع کیطرف
کہ یہ سوال کیا ... رفاعہ نے کہا کہ ہم حضرت صلعم کے
عہد میں ایسا کرتے تھے پھر غسل نہیں کرتے تھے حضرت عمر رضہ نے
فرمایا کہ تم نے حضرت صلعم سے دریافت کیا تھا ... بولے نہیں
کیا تھا حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ لوگوں کو میرے پاس بلا کر لاؤ پس
لوگ جمع ہو کر متفق ہوگئے ... انما الماء من الماء
پانی پانی سے ہی ہوتا ہے - یعنے غسل انزال سے ہوتا ہے - مگر حضرت
علی و معاذ بن جبل رضہ نے فرمایا ہے کہ اذا جاوز الختان الختان
فقد وجب الغسل - جب ختان ختان سے گذر جاوے تو غسل واجب
ہوجاتا پس حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا کہ یہ بات ازواج
مطہرات سے معلوم ہوگی سو حضرت حفصہ رضہ سے دریافت کیا
تو انہوں نے لاعلمی بیان کی پس حضرت عائشہ صدیقہ رضہ سے
دریافت فرمایا تو آپ نے فرمایا کہ اذا جاوز الختان الختان فقد وجب
الغسل پس حضرت عمر رضہ نے فرمایا کہ مجکو معلوم ہوا کہ کوئی ایسا
کرتا ہے اور غسل نہیں کرتا تو اسکو بہت سخت عقوبت کرونگا اور
روایات بھی درج ہیں مختصر لکھا گیا ہے غرض اس بیان
سے یہ ہے کہ یہ امر رائج میں اصحابہ کرام تھا لیکن بے اصل
تھا حدیث صحیح ہوئی اسمیں نہیں تھی - ایسا ہی بیتن طلاق کا مسئلہ
رائج ہی ... اسوقت ہوا ہے لیکن بحکم نبوی نہیں ہوا ہے
اگر بحکم نبوی ہوتا تو کوئی صحابی حضرت عمر رضہ کی حضور میں ذکر کرتا اور
عذر پیش کرتا ہے

یہ مسئلہ اسواسطے بیان ہوا کہ عوام کو عبرت ہو اور اس حرکت سے
باز آویں کہ تین طلاق دفعۃً دینی چاروں مذہب میں گناہ ہے
اور عورت بدون حلالہ کے شوہر اول کے پاس نہیں آسکتی اگر
وہابیوں کے مسئلہ پر چلے گا تو دوزخ کا کندہ بنے گا اور اولاد
حرام ہووےگی معاذ اللہ ثم آمین

فاتحہ خوانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی اما بعد پس یہ مسئلہ
اہل سنت وجماعت کا کثیر الوقوع تھا۔ اور عوام الناس دیہات
وقریات میں مخالفین کو کتابیں احادیث کی نہ دکھا سکتے تھے۔ اور
اکثر لوگ ظاہر اقوال معتزلہ سے لاجواب ہو کر محتاج کتاب تحریر
فتوات کے ہوتے۔ لہذا اس احقر العباد نے حسبۃً للہ ورسول
ورضاءً لارواح المومنین واولیاء اللہ یہ مسئلہ بحوالہ کتب لکھا
خدائے کریم قبول فرماوے۔

سوال صدقات مالی جیسے طعام وشیرینی پھل وپھول اور عبادات
بدنی جیسے کلمہ ودرود اوراد وداذکار ونماز وروزہ ختم قرآن شریف
انکا ثواب موتے کو پہونچتا ہے یا نہیں

جواب صدقات مالی کا ثواب پہونچتا ہے اور معتزلہ اس کے
منکر ہیں اور عبادات بدنی کا ثواب بھی پہنچتا ہے شافعیہ اور مالکیہ

اس کے منکر ہیں حنفیہ کرام کے نزدیک جمیع صدقات وعبادۃ
کا ثواب موتے کو پہنچتا ہے دار قطنی میں ہے کہ ان رجلا
سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان لی ابوان
ابرھما حال حیوتہما فکیف لی برھما بعد موتہما فقال لہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البر بعد
البر ان تصلی لھما مع صلوتک وان تصوم لھما مع
صیامک۔ ایک شخص نے حضرت رسول کریم صلوٰۃ اللہ علیہ
کی خدمت شریف میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں اپنے ماں باپ کے
ساتھ انکے زندگی میں سلوک کیا کرتا تھا اب بعد وفات کے سلوک
بعد سلوک کے یہ ہے کہ تم اپنے نماز کے ساتھ انکے لئے نماز
پڑھا کرو اور اپنے روزوں کے ساتھ انکے لئے روزہ رکھا کرو اور
نیز دار قطنی میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے ایک حدیث
نقل کی ہے کہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مر علی المقابر
فقرا قل ھو اللہ احد احد عشرۃ ثم وھب اجرھا
للاموات اعطی من الاجر بعدد الاموات یعنے جو شخص
قبرستان کے پاس گذرے اور قل شریف گیارہ دفعہ پڑھکر
اسکا ثواب موتے کو بخشیگا اسیقدر اسکو ثواب اللہ تعالیٰ کے
کیطرف سے دیا جاویگا اور حضرت انس سے مروی ہے کہ ایک
شخص نے حضرت کی خدمت میں عرض کیا کہ انا نتصدق عن
موتانا ونحج عنھم وندعو لھم فھل یصل ذالک الیھم فقال
نعم انہ لیصل الیھم ویفرحون بہ کما یفرح احدکم بالطبق
اذا اھدی الیہ رواہ ابو حفص العکبری ہم اپنے موتے کی
طرف سے صدقہ دیتے ہیں اور انکی طرف سے حج کرتے ہیں

اور اُنکے لئے دعا مانگتے ہین کیا یہ اُنکو پہونچتا ہے آپنے فرمایا کہ ہان
یہہ پہونچتا ہے اور وے اس سے ایسے خوش ہوتے ہین جیسا کہ
کسے پاس ایک طشت تحفہ وتحایف کا پیش کیا جاوے تو وہ خوش
ہوتا ہے - اور ابوداؤد مین معقل ابن یسار سے مروی ہے
کہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ اقرءوا علی موتاکم سورۃ
یٰس - یعنے تم اپنے موتا پر سورۃ یٰس پڑھا کرو اور اجماع مسلمین
حرمین شریفین مین ہی سے چلا آتا ہے کہ سب اہل اسلام صالحین
جمع ہوکر قرآن شریف پڑھتے ہین اور ثواب اُسکا مُردے کو بخش
دیتے ہین اور معتزلہ کی دلیل یہ ہے وان لیس للانسان
الا ما سعی الایہ یعنی آدمی کے واسطے وہی ہے جو کچھ اُس نے
خود کوشش کی - معتزلہ کا قول ہے کہ اس آیت سے معلوم ہوا
کہ بجز اپنے کوشش کے دوسرے کی کوشش کچھہ مفید نہیں حنفیہ
کرام اُنکی اس دلیل کے آٹھ جواب دیتے ہیں -
اول عبداللہ بن عباس نے فرمایا ہے کہ یہہ آیت مذکور اس
آیت کے ساتھ منسوخ ہے والذین امنوا واتبعتہم ذر
یتہم بایمان الحقنا بہم ذریتہم وما التناہم من عملہم من شیء
یعنے جو لوگ ایمان لائے ہین اور اُنکی اولاد ایمان مین اُنکے تابع
ہوئی تو ہم اُنکو اُنکے ساتھ ملا دینگے اور اُنکے عملون سے کچھ
نقصان نکرینگے دوم یہ کہ آیت اول کا مضمون حضرت ابراہیم
وموسیٰ کی امت کے ساتھ مختص ہے یعنے صحف ابراہیم وموسے
علیہم السلام مین یہ ہے کہ ان لا تزر وازرۃ وزر اخری
وان لیس للانسان الا ما سعی یعنے امم ماضیہ کیواسطے یہہ حکم
تھا کہ ہر ایک شخص اپنی اعمال کا پابند ومقید ہے ترجمہ کوئی نفس

دوسرے کا بوجھہ اُٹھانیوالا نہیں - اور آدمی کے واسطے بجز اپنی
سعی کے کچھ نہیں مگر وہ اس امت مرحومہ کیواسطے اپنے اپنے اعمال
بھی ہیں اور دوسرونکے اعمال کا ثواب بھی پہونچتا ہے سوم ربیع
بن انس نے کہا کہ آیت اول میں مراد انسان کافر ہے کہ کافر
کو دوسرے کا عمل کچھ مفید نہیں ہوتا بخلاف مومن کے کہ دوسرونکی
اعمال اُسکو مفید ہوتے ہیں چہارم اس آیت میں بیان
طریق عدل کا ہے اور دوسرون کے اعمال کا ثواب بطریق فضل
کے پہونچتا ہے پنجم ابوبکر وراق نے فرمایا کہ ما سعی کے معنے ما نوی کے
ہیں یعنے مومن کو اپنی نیت کے مطابق جزا ملتی ہے حدیث
شریف میں وارد ہے کہ انما لکل امرء ما نوی یعنی آدمی کے
واسطے وہی ہے جو کچھ اُسنے نیت کی ہے ششم ابواسحاق
ثعلبی نے کہا ہے کہ لیس للانسان الا ما سعی کے یہ معنے ہیں
کہ کافر کو دنیا مین اُسکے اعمال کی جزا ملتی جاتی ہے اور عقبے مین
اُس کے لئے کچھ نہین رہتا ہفتم یہ کہ لام للانسان
مین بمعنے علی ہے جیسا کہ وان اساتم فلہا الہم اللغۃ میں ہے
یعنی آدمی پر دوسرے گناہ کا عذاب نہیں ہوتا ہشتم یہ کہ
لیس للانسان الا ما سعی کے معنے ہیں کہ اسباب اعمال کے کبھی
ہین گاہے انسان خود عمل کرتا ہے اور گاہی سبب اعمال کے
سعی کرتا ہے یعنے بیٹا اور دوست بناتا ہے کہ اس سبب سے لوگ
اس کے لئے عمل کرتے ہیں اور گاہے خدمت دین واولاد
بندگان خدا کے کرتا ہے کہ اس سبب سے وہ مستحق ثواب اُنکے اعمال
کا ہوتا ہے یہ سب کچھ ابن جوزی نے بیان کیا ہے اور حدیث شریف
میں وارد ہے کہ حضرت صلعم دو کبش رمینہ سے قربانی فرماتے تھے

ایک اپنی طرف سے دوسرا مومنین امت کیطرف سے اس حدیث
کو ایک جماعت صحابہ کرام نے روایت کیا ہے۔ اس سے ثابت
ہے کہ ثواب صدقات کا دوسرے مومن کو بخشنا خواہ وہ مردہ ہو
خواہ زندہ مسنون ہے اور سعد بن عبادہ سے مروی ہے کہ
قال یا رسول اللہ ان ام سعد ماتت فای الصدقۃ افضل
فقال الماء فحفر بئرا فقال هذا لام سعد رواه ابوداؤد
یعنی اس نے حضرت صلعم کی خدمت میں عرض کیا کہ میری ماں
فوت ہوگئی ہے اب کون صدقہ اس کے لئے افضل ہے آپ نے
فرمایا کہ پانی۔ پس اس نے کنواں کھدوا کر کہا کہ یہ کنواں ام سعد
کے لئے ہے اس حدیث سے ظاہر ہے کہ طعام وغیرہ سامنے
رکھکر اگر کہا جاوے کہ یہ فلانے موتی کیواسطے ہے تو جایز ہے اور
اسمیں اتباع اصحابہ کرام کا ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے
الدعاء یرد البلاء والصدقۃ تطفی غضب الرب یعنے
دعا بلا کو رد کرتی ہے اور صدقہ خدا کی غضب کو فرو کرتا ہے اور نیز
وارد ہے کہ عالم دین گروکے گاؤں کے پاس سے گذرتے ہیں تو
اللہ تعالے اس گاؤں کے قبرستان کا عذاب چالیس دن
تک معاف کر دیتا ہے

سوال دعا میں دو ہاتھ اٹھانے کیسے ہیں

جواب مسنون ہے جیسا کہ مالک بن یسار سے مروی ہے
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سألتم اللہ
فاسئلوہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ بظهورها وفی روایۃ
ابن عباس رض قال سلوا اللہ ببطون اکفکم ولا تسئلوہ
بظهورها فاذا فرغتم فامسحوا بها وجوهکم رواه

ابوداؤد کہا فرمایا رسول خدا صلعم نے جب تم اللہ تعالے سے
سوال کیا کرو تو اپنے ہتھیلیوں کے ساتھ سوال کیا کرو۔ اور ہاتھوں
کے پیٹھ سے سوال مت کیا کرو پس جب تم دعا سے فارغ ہو
تو ہاتھ اپنے چہرے پر ملا کرو۔ اور ابن عباس کے روایت میں
ہے کہ حضرت نے فرمایا تم اپنے ہتھیلیوں کے ساتھ خدا تعالے
سے سوال کرو اور ہاتھوں کی پشت سے مت سوال کرو پس جب
تم دعا سے فارغ ہو تو ہاتھ سو منہ پر ملا کرو اور حضرت عمر رض سے روایت
ہے کہ حضرت صلعم جب دعا میں ہاتھ اٹھاتے تو بغیر چہرہ پر ملنے
کے نیچے نہ کرتے تھے عن عمر رض قال کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا رفع یدیه فی الدعاء لم یحطهما حتی یمسح
بهما وجهه رواه الترمذی اور سلمان سے مروی ہے کہ
فرمایا حضرت رسول خدا صلعم نے کہ تمہارا رب بڑا حیادار اور کریم
ہے اپنے بندہ سے بہت حیا کرتا ہے جب بندہ اپنے دونوں ہاتھ
اٹھاوے تو انکو خالی رد کرے وعن سلمان رضی اللہ عنہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم حیی کریم
یستحیی من عبدہ اذا رفع یدیه ان یردهما صفرا رواه
الترمذی وابوداؤد والبیهقی فی الدعوات الکبیر اور نیز
انس بن مالک اور سہیل بن عبداللہ اور سائب بن یزید
عن یزید اور عکرمہ عن ابن عباس سے مرویات ہیں کہ آنحضرت
صلعم دعا میں دونو ہاتھ اٹھاتے اور بعد فراغ کے چہرہ
پر ملتے تھے اور عبداللہ بن عمر رض سے مروی ہے کہ ہر دعا میں
ہاتھ سینے سے بلند کرنے نئی بات ہے کہ حضرت صلعم ہر دعا میں
ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ گاہے گاہے سینے سے بلند کرتے

اور گاہے سینہ کے برابر رکھتے تھے - جیسا کہ دعائی استسقائی میں
بہت بلند کرتے تھے اور ہاتھوں کے پشت اوپر کو کرتے تھے اور در
باقی دعاؤنمیں ہاتھ سینہ کے برابر رکھتے تھے اور ہتھیلیوں کو اوپر
رکھتے - الغرض فاتحہ خوانی و ختم قرآن شریف و ایصال ثواب
صدقات و نذور کیوقت ہاتھ اٹھاکر دعا مانگنے جیسا کہ اہل اسلام
مین مروج ہے یہ سب مسنون ہے اور ایصال ثواب کا بھی سوال
ہوتا ہے کہ یا اللہ اسکا ثواب فلانے فلانے روحکو پہونچا اور بموجب
حدیث مذکور مسلمان کی جس دعامیں اجابت و قبولیت منظور ہو یا نہو
اسمیں ہاتھ اٹھاوے کہ حسب فرمائی حدیث نبوی خداوند کریم
اپنے کرم سے بندہ کے ہاتھ خالی رد نہیں کریگا اور نہ کرتا ہے

مسئلہ ترجمہ صحیح مسلم میں ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ کان رسول اللہ
صلعم یعلمہم اذا خرجوا الی المقابر یقولوا السلام علیکم اہل الدیار من المومنین
آہ یعنے نکلے حضرت رسول کریم صلعم انکو تعلیم فرماتے کہ جب قبرستان
کیطرف جاوین تو کہیں السلام علیکم اے اہل دیار مومنو مسلمانون
تم ہماری آگے گئی ہو انشاء اللہ ہم تمکو ملنے والے ہیں اس حدیث
سے صاف ظاہر ہے کہ موتے کو خطاب کرنا درست ہے اور بوقت
زیارت کے سلام کہنا مسنون ہے - اور تفسیر عزیزی مین بذیل
ویکون الرسول علیکم شہیدا کے لکھا ہے یعنے و باشد رسول
شما بر شما گواہ زیرا کہ او مطلع است بنور نبوت بر رتبہ ہر متدین بدین
خود کہ در کدام درجہ از دین من رسیدہ و حقیقت ایمان او چیست
و حجابے کہ بدان از ترقی باز ماندہ است کدام است پس اوے
شناسد گناہان شمار او درجات ایمان شمار او اعمال نیک

و بد شمار و اخلاص شمار او نفاق شمارا (ترجمہ)
یعنی ہووے رسول کریم تمہارا اوپر گواہ کیونکہ وہ نور نبوت کے ساتھ
آگاہ ہین ہر دیندار کے رتبہ پر کہ میرے دین کے کس درجہ مین
پہونچا ہے اور اس کے ایمانکی حقیقت کیا ہے اور جو پردہ کہ جس کے سبب
وہ شخص ترقی سے رک گیا ہے کونسا ہے پس حضرت صلعم جانتے
ہین تمہارے گناہونکو اور تمہارے ایمان کے درجوں کو اور
تمہاری نیک و بد عملونکو اور اخلاص تمہاری نفاق تمہاری کو فقط

درود شریف

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ھو اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق ومن شر غاسق اذا وقب ومن شر النفثت فی العقد ومن شر حاسد اذا حسد ع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ
نَسْتَعِيْنُ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ
الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ
عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ
هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا
رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ
بِمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْ
قِنُوْنَ اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ
وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ

اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا
اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ
يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
تَسْلِيْمًا سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ
وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

شرح قصیدہ غوثیہ منظوم

بزبان پنجابی

میں حاضر کیتے عشق پیالے مینوں آن صباحے
کھیا مین اُس کاسے تاں جیں میں دل آ بیاسے
ٹریا طرف میری دل آیا جاں او جام شرابے
تاں ہیں پیتا مست ہویا وچ یاراں حکم کرواناے

حمت کرو پیارے پیر دستگیر میرا
ساقی قوم پلاوے مینوں عربدا جام چو بھرا
پیو سارے جو کجھ سا بڑا جو کجھ مینوں ہیں رضیا
پہنچ سکو گے ورجے میرے جو کجھ سمجھیں تسیا
رتبہ بڑا بلند تساڈا کیتا آپ الٰہی
لیکن رتبہ میرا ایڈا تخت جیویں بادشاہی
ہیں تاں فرق کچہری ربدی ڈاڈے درجے والا
کراں تصرف جو کجھ چاہاں کافی تاں جلال والا
ہیں تاں باز اڈاری والا اوپر کل ولیاں دے
کیہڑا ہے وچ درجے میرے اندر اس دیوانے
پہدی ہے میں خلعت بخشی ہتی عزت والی
سر میرے پر تاج رکھایا شاہی قرب شمالی
واقف کیتا خالق مینوں اندر ربیت قدرت دی
جس عزت کل میری کیتی بخشی بہت آسی
عالی رتبہ دتا مینوں اوپر سب قطباں دے
حکم میرا ہے جاری سارے اندر ہر وقتاں دے
جے ڈالاں میں ہیبت اپنے نوں اوپر سب دریاواں
نگر جاون آپ انہاں دے جنگل نہ تک دکھاواں
جے میں ڈالاں ہیبت اپنے اوپر سب پہاڑاں
پہاڑ چھپن سب ریتے اندر دے جا کے چاڑاں
جے ڈالاں میں ہیبت اپنے نوں اوپر آتش بلدی
نج سواہ ہووے وہ آتش نوں نے واننگ تلدی
جے ڈالاں میں ہیبت اپنے نوں اپر سیتالاں

الحمد کھاوو حکم خداوندے مہر دا آہو جو الان
کل مہینے سال تمامی اندر مہر وراں
اول میرے ورتھے آون وانگوں خدمتگاران
خبر دین ادمیرے تائیں جو بھی ایہہ کجھ ہوسی
لیاؤ مرید یقین جو میرے جو منکر ہوسی روسی
مرید میرے کر ہمت خوش ہو دولت بہت کمالی
کر جو چاہیں میں سر آئے اسم میرا ہے عالی
مرید میرے نہ ہرگز ڈرتوں اللہ ہے رب میرا
دتو سوا چا درجے مینوں حدوں بہت ودھیرا
ثبت میری وچ آسماناں اوپر زمیاں وچے
دیکھ نقیب سعادت والے اگے میرے گجے
ملک خداوا مالک ہے میرا جو چاہاں سو کردا
حال حقیقت معلوم ہووے جدمیں کراں نگاہ
نظر کراں میں جانب شہراں جو رنجے اوپائے
اذری وانگوں دسن مینوں ایڈ میرے ہیں پائے
پڑھیا میں سب علم حقیقی آیا قطب یگانہ
دسی سب حقیقت خالق مینوں وہاں جہانا
مرید میریا نوچ گرمی ہتی رونسے رکھیں لائے
وچ اندھیرے راتیں چمکن مرمر وانگوں لعلے
سب دیبانے ورجا پایا بابا ریوں والی
میں درجہ پاک بندی نہیں وانگو بدر کمالی
مرید میرے نہ ڈرتوں ہرگز ظاہر رتبے میرے
ننگی میں شمشیر کھڑا ہاں ماراں دشمن تیرے

میں ہاں جیلانی اصلی محی الدین نام ہے میرا
جھنڈا میرا وچ پہاڑاں جھولے ہو چوکھیرا اُچا
داوک دلوں میں ہاں حسنی مخدع جگہ میری سی
قدم میرے ہیں اوپر ولیاں اوپر گھاں واری
عبدالقادر نام ہے میرا مشہور ہویا وچ خلقاں
وا واصاحب میرا نانا خادم جیندے ملکاں

شرح قصیدہ غوثیہ معظم

بزبان پنجابی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیائے سیوں عشق پیالے — خاص ربیدے وصل والے
کہیا میں ہاوے تائیں — جلدی آؤں میرے دائیں
تو ہیں شراب عشق والا
ویویں قرب وصال لیدا

ٹُرکے طرف ہماری آیا — اندر کاسیاں بہت مچایا
آگے ہو کے قصد ہیں کیتا — مستی نال شراب جو پیتا
اندر سینا کہنا یاراں

پایم قرب کمال لیدا

آ اے ساقی دیہ پیالا — عشق میرا اند مستی والا اُٹھ
ہر دم اس کہتیں جام میں ہوواں — عشق میرا ندی مست میں کھوواں
دنیا اندر روز قیامت
نہیں وہم غیر خیال لیدا

کہو بسم اللہ فضل بیچارے — جس کھنوں کھلدے گنج ہیں سارے
یہی معنے کہو اس تفسیرے — قوت اللہ نال بیندے
است نال غوثیہ العظم
کر کر فکر کمال لیدا

پس میں کہیا قطباں تائیں — جیڑے ہو سب تے سائیں
آؤ تسیں میں دل سارے — داخل ہو وچ حال ہمارے
تسیں ناہو سب دوست میرے
میں بجے رب تعالیٰ لیدا

ہمت کر دیو پیالے — میں سب لیتے لشکر نالے
ساقی قوم اوسچا سائیں — سب بہرو تے میرے تائیں
اپنے خاص شرابی تمامے
ہر اک جام وصال لیدا

ہو تسیں جو کٹھا میرا — مستی میری بہت وجہ میرا
ہر گز پہنچ نہ سکے کوئی — میرے وصل ایس تے دوئی
تسیں میرے ہو سب محتاجی
وصل میں ذوالجلال لیدا

درجے بہت بلند ہمارے — جیڑے ہو سب تسیں سارے
لیکن درجہ ہے ہمارا — تساں کولوں اچا بھارا

دیہو مینوں نہیں ویلے
ہرگز نہیں نہ والیدا

میں ہاں وچ درگاہ ربانی   میرے جیہا کوئی نا ثانی
مینوں رب ہے رتبے دیندار تے   سب نہیں اچا شان مرشد دا
پس ہے مینوں رب تعالے
صاحب اوجالیدا

میں ہاں باز سفید شکاری   اُتے ولیاں کران اڈاری
جیتوں چاہاں ماراں جھورا   کہرا ہے وچ ولیاں اورا
دتا ہویا درجہ مینوں
صاحب قدرت عالیدا

بنایا مینوں رب تعالے   خلعت پاک محمد والا
جبا او معشوقے والا   عزت دوے درجے اعلے
اُچا میں ہاں درجے والا
صاحب جان کمالیدا

واقف کیتا مینوں سائیں   اوتے بہت قدیمی تائیں
تائیں عرفت ایسا پایا   اپنا خاص محبوب بنایا
سارا مینوں بہت تپایا
واقف رازنہاں عالیدا

قطب تے میں کیتا حاکم   حکم میرا وچ جاری عالم
سعیاں جیندیاں ظاہر باطن   ظاہرت ہمیشہ دائم
اول آخر ظاہر باطن
کدی نہ سول نہ والیدا

جے میں پاوان سر بہاراں   او جو وسدے چا اجاڑاں

ریزہ ریزہ ریستاں اندر   سر جھپاون زمیناں اندر
میرا چاہ بہت چھپاون
تا نو شرہی جیہا نسیدا

جے میں اپنا سر پاواں   اندر سینہاں کل دریاواں
نگر جاون کل تلاہاں   آب نہ رہے سول تلاہاں
سکی زمیں میں چاہ کہاواں
دساں حکم نہ والیدا

جے میں راز ایہہ دوزخ پاواں   جلدی اگ میں چاہ بجھاواں
شان بلند ہے بہت ودھیری   ویکھو ایہہ جلالت میری
جدکوئی پاس میرے بہہ آوے
جلوہ روشن لالیدا

جیکر اپنا بہشت میں وڑ آلا   مردہ سو ہا چاہ جوالاں
اُٹھ کھلوون مردے سارے   قدرت نال ربیدے سارے
اپنی پیرن شرکے جاون
دیکھن شان کمالیدا

نویں مہینے وقت تمامی   جے لنگ جاندے غفلت تمامی
سنتے میرے اوکول جے آون   سارا ہو کے حال سناون
آون وانگوں خدمتگاراں
حرف نہ کردے تالیدا

ہر دم مینوں خبر کریندے   نال شتابی حال سناندے
جو کوئی لنگے اُہنا بوچ جاندا   نہ کوئی وچ اُہنا ندے اندر
سب کجھ مینوں آن سناندے
چھڈن عقل حدالیدا

ہوو رچ حیرت جیا مریدا خوش ہو حال ایس سیندا
ہاں ایس اندر بے پرواہی کرتوں اوہو جو دل چاہی
پترے سر تے نام ہے میرا
صاحب درجہ عالیدا

نوبت میری دو ہاں جہانا وجدی زمیناں وچ اسماناں
میتوں ہیک سعادت والا ہونا ظاہر سعادت والا
رب توں میں قدرت پائی
چہرہ ذوالجلالیدا

کل شہر مرالہی ملک ہے میرا میری شاہی
تے حکم تصرف میرے کوئی حکم نہ میرا پھیرے
اکے دل بھتیں وقت اہیہ میرا
ہویا صاف کمالیدا

جاننک ویکھیا شہراں تائیں جو گل پیدا کیتے سائیں
ہر شے شہر خداوند دس ہر دل دانے وانگو دس
جمع کر کے ملک خداوے
میتوں حال وصالیدا

ہر ولی جو رتبہ پایا کرمقرب میں ول آیا
رتبہ جو ہیں پاک بنیدا کرتوں ول دے نال عقیدہ
ہے مشہور ہوں نبی محمد
درجہ بدر کمالیدا

نادر توں مرید جو میرے جے لکھ ہوون دشمن تیرے
پس تحقیق میں قصد کریاں دشمن تیرے چاہ مریاں

ولی بہادر نام جو میرا
اندر صاف کمالیدا

عبدالقادر اسم ہمارا دین وسیندو وچ بہت پیارا
ہویا مشہور ایہہ دو جہانی کیتا خالق آپ رحمانی
میں ہاں آل جلالیدا

قصیدہ سوم

قصیدہ غوثیہ شرح نظم بزبان پنجابی

عشق پیالے میتوں کانے وصل رسیدے نوری
کھیا میں خمراں نوں میں ول آؤ سب حضوری
ہنیا ٹریا میں ول آوے کھاندی وچ بیکے
ویکھو مستی نال میں کھیا قصیدہ یارا ندیو وچ ہیکے
پس قطبا تو میں جو کھیا حال میرے وچ آؤ
وچ اساڈے داخل ہو کے مرو خدا کھاؤ
ہمت کرو تو ہو قیں سب ہو میرے لشکر
ساقی قوم دا دینا میتوں جام لبالب بھر کر

ذات تاڈی اُچی کیتی لیکن اُنت جانون
میرا پایا ملبت مرشداں ہاں شفقت ہمیش پہچانون
پیتاں تاں جو کھٹا میرا جان ہستی نوں ہیچ آیا
قرب میرے نوں پہنچو نا ہیں جو میرا سی پایا
میں درگاہے وچ درگاہے اک اکلا جیا تو
میری وسعت تصرف ملیا رتے رب سچا تو
میں ہاں باز صدیق کھلوتا جو کوئی شیخ سدا وے
کون کوئی ہے دلیاں وچوں میرے جیا کھاوے
گل میری وچ خلعت پائی سبزی پوشیوں والی
سر میرے تے تاج حسینی جانو رتبہ عالے
واقف حال حقیقی والا میں ہن کیتا
گل میرے وچ پہنایا جو منگیا سو لیتا
ولی اللہ صاحب مینوں قطبا نذی سرداری
حکم میرا ہے ہر حالت اندر اللہ کیتا جاری
پس جے ذرا سِر اپنا پاواں اوپر جے دریاواں
سِر الہی غالب ہووے پلو چہ آن سکاواں
پس جے ذرا سِر میں اپنا اوپر پہاڑاں پاہیں
ٹکڑے ہو کر غائب ہووَن پل وچ ہوون اڑائیں
پس جے ذرہ سِر اپنے نوں پاواں چاہ کیدے
اُٹھ شتابی زندہ ہووے حکمی نال رہیدے
پس جے ذرا سِر اپنے نوں اوپر آتش پاواں
سِر الہی غائب ہووے پلو چ سرو کراواں
اور زمانے سارے جیہڑے سارے میں ول آندے

وہ مہینے سال زمانہ سارے میں ہو جاندے
وہ جو ویہاں اُتے آون خبر کریندے مینوں
دسدے جو کجھ ہووے مینوں آکھے سناواں تینوں
مرید میرے نہ ڈر توں ہرگز ہے رب میرا
دتو سو مینوں درجے عالی حدوں بہت گھنیرا
مرید میرے وچ گرمی جیسی روزے رکھن بچے دا
مینوں درجہ پاک منیدا والگوں بدر کماوے
طالب میرے کر توں مستی نالے ہو خوشحالی
کریں تصرف جو کجھ چاہیں اسم میرا ہے عالی
نوبت میری وجھ آسماناں وچ زمینے وجے
دیکھ نقیب سعادت والا اگے میرے گجے -
حکم بھی میرا ملک بھی میرا جیتے شہر خدائی
واقف مینوں سارے ہووے واقف غیب الہی
کل ولی ہیں شہر دے جاندا اوپر قدم ولیندے
میں ہاں ہر دم شہر دا جاندا اوپر قدم گھنیدے
کسی ملامت والے کولوں نہ ڈر طالب میرے
میں ہاں غازی تیغ بہادر ماراں جنگ گھنیرے
میں جیلانی سب کوئی آکھے محی الدین بلاوو
سر میرے تے جھنڈے جھلدے آپ خدا جھلدو

قصیدہ چہارم

شرح قصیدہ غوثیہ نظم بزبان پنجابی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سقانی الحب کاسات الوصال
فقلت لخمرتی نحوی تعالی

غوث الاعظم ایہہ فرماوے — عشق پیالے اساں پلاوے
قرب وصال دی اوپاوے — جان شراب بتی پاون والے
تیہن طرف اساڈی آہو — روشن جام دسالی ہے

سعت ومشت لنحوی فی کؤس
فہمت بسکرتی بین الموالی

شراب اساڈول آیا — بہت پیالیاں اندر پایا
عجائب فہم اساڈا — مستی نال جی ہویا زیادہ
اندر یاراں ایہہ حکایت — تامیں اساں سیا لسیا

فقلت لسائر الاقطاب لموا
بحالی وادخلوا انتم رجالی

پس آکھیا ساریاں قطباں تائیں — تسیں جے ہو رہے سائیں
دیکھو نال جو حال اساڈے — کیا جے رہے ہیں تساڈے
آہو میرے داخل ہو وو — واکن مثل رجالی ہے

وہموا واشربوا انتم جنودی
فساقی القوم بالوافی ملالی

اتی آہو میری مجلس تائیں — جام رنگین بین تساں پوائیں
تسیں جی آہو لشکر میری — ساقی دتی جام کنیری
اوہ پر جام جی نال شرابی — پیو دیاں ہون تحالی ہے

شربتم فضلتی من بعد سکری
ولا نلتم علوی واتصالی

سب میرا لپ خوردہ چکھو — مستی بعد میری تہین رکھو
پس قدر بلند جو ابھی میرا — قرب میرے نوں پہنچ نہ سکو
ہرگز ولی نہ پہنچی کوئی — میرا قرب کمالی ہے

مَقَامُکُمُ الْعُلٰی جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

ہین بلند مقام تساڈے نہین برابر نال اساڈے
بہت بلند مقام جو میرا ساریاں کولوں اوہ اچیرا
اندر ہر ہر حال چھپا تون درجا میرا عالی ہے

اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

مینوں وچہ درگاہ حقیقی ہی بریائی تے نزدیکی
مینوں رب پھیر ویندا ہر ہر حال تے جو کریندا
ہر کم اندر بس جی مینوں اللہ جل جلالی ہے

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ
وَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

ہین نہ باز ہاں وچ بازاں پہنچی مینوں وچہ خفیہ رازاں
ہین روشنائی راہ جو پیراں کون کوئی وچہ مرد فقیراں

ہویا شاہ عطا جے مینوں میرا مثل مثالی ہے

کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطِرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

مینوں رب سر پا پہنایا نقش عزت دا سر پر لایا
میں تے فضل ہویا رحمانی سر تے ظل ہے سبحانی
سر میرے تے تاج شہیداں ایہہ سر تاج کمالی ہے

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

خبر کیتی رب میرے تائیں سر قدیمی اسے پائیں
گردن میرے وچہ قلادہ رحمت رب دی نال کشادہ
کل سوال دتے رب مینوں منگان جو فی الحالی ہے

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِ

ہین سب جیہڑے قطب جہانوں کلی پانی جا سکاواں
قائم ہوون رہچ وچ دو کہائی پانی راہ نہ پانی جاگے
جے وہ دریا سر میرے ہتھی ہو ندی وچ زوالی ہے

ولو ألقيت سري في جبال
لدكت واخطفت بين الرمال

اتے جیکر ستاں سر پہاڑاں — وہ بجے وس کالیاں مہاراں
ریت کر ریت وچ رلائین — ریت اندر پہاڑ چھپائین
گم جاون ریتوا اندر ٹپ ٹپ — وہ جے ذات خیالی ہے

ولو ألقيت سري فوق نار
لخمدت وانطفت من سر حالي

اتے جیکر سر میں آتش پائین — بلدی آتش جاہ بجھائیں
وہ پایمال جے آتش ہوندی — سردی اتے غالب ہوندی
کوئی بردا حال میرے ہتیں — کوئی خاک پائمالی ہے

ولو ألقيت سري فوق ميت
لقام بقدرة المولى تعالى

اتے جیکر سر میں مردے پائیں — رہیہ کرامت خلق دیکھائیں
زندہ ہوون وہ جے مردے — قدرت نال رب دے مردے
وہ مڑ آون طرف اساڈی — جیوندیاں دی چالی ہے

وما منها شهور او دهور

تمر وتنقضي إلا أتى لي

کبھی مہینے کبھی زمانے — بے شک جاون سمجھ فلانے
مگر جے آون پاس ہمارے — ظاہر کرن احوال جو سارے
جیکر گم آہنا وچ ہووے — کہندی تمثیل ہیں قالی ہے

وتخبرني بما يأتي ويجري
وتعلمني فأقصر عن جدال

آکے خبر کرن ہین تائیں — نال تے وے حال بتائیں
جیکر وچ انہاں دی آوے — یا کجھ گذر انہاں تہیں جاوے
آکے خبر کرن ہیں تائیں — نا گل جھگڑے والی ہے

مريدي هم وطب واشطح وغني
وافعل ما تشاء فالاسم عالي

مرید میرے ہین کر خوشحالی — اتوں اپر یاری عالی
کر دیکھاں توں بے پرواہی — او دل کر توں جو کجھ چاہی
نام بلند جو میرا ہے — سر تیرے تے والی ہے

مريدي لا تخف الله ربي
عطاني رفعة نلت المنال

مرید میرے بہو خوشیاں کرتوں ہور کسی نہیں ہوں ڈر توں
اللہ ہے رب اساڈا پیارا رتبہ دتس بہت زیادہ
قدر بلند اساڈا آہا پایا قرب وصالی ہے

طبولي في السماء والأرض دقت
وشاؤوس السعادة قد بدا لي

نوبت میری وچ آسماناں زمیناں وچ وجن شدیاناں
نقیب سعادت میرے ورے خبر کرے بندے ہر تے
ظاہر کرن سعادت والا وہ سعادت عالی ہے

بلاد الله ملكي تحت حكمي
ووقتي قبل قلبي قد صفا لي

جیہڑے سنگے شہر الٰہی ملک میرے وچ سبھناں شاہی
علم میرے وچ سبھناں جا لگے سمجھ کل حقیقت سارے
وقت جو میرا اگے دلے ہوئے صفا صفالی ہے

نظرت إلى بلاد الله جمعا
كخردلة على حكم اتصالي

نظر کراں میں رب دیاں شہراں نا کچھ حال برابر عمراں
جیونکر دسے ہر ل دانہ کل شہر اندی مثل پچھانا

ہو پر حکم میرے الٰہی دسن وصل وصالی ہے

وكل ولي له قدم وإني
على قدم النبي بدر الكمال

کل دنیاں راہ جو پایا نزدہ اساں نوں آساں دیا
میرا مرشد سرور عالم انہیں راہ کیتا ہیں معلم
وہ مرشد وچ دوہاں جہاناں نبی جو بدر کمالی ہے

رجالي في هواجرهم صيام
وفي ظلم الليالي كاللآلي

مرید میرے وچ گرمی ہتھی [illegible] ہتھو وچ پاک ہتھی تہیں [illegible]
مرید میرے کرمت جلد ہتی بہت چشماں لال جو ہوون [illegible]

درست العلم حتى صرت قطبا
ونلت السعد من مولى الموالي

میرا رتبہ عالی پایا اہے قطباں قطب بنایا
ثبت میں بیت رب دیاں دان لوکاں میں آنہہ ستا دا
شروے طرف میرواں نوں
حلوہ ویکھ کما سیدا

مُرِيدِي لَا تَخَفْ وَاشْ فَإِنِّي
عَدُوٌّ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

مرید میرے کجھ خوف نہ کرتوں | دشمن کولوں مول نہ ڈرتوں
میں تحقیق جو قصد کریندا | دشمن تیرے مار سٹیندا
ولی بہادر نام جو میرا | اندر صف قتال ہے

أَنَا الْجِيلِيُّ مُحْيِي الدِّينِ اِسْمِي
وَأَعْلَامِي عَلَى رَأْسِ الْجِبَالِ

میں جو ہاں شاہ جیلانی | ہور ولی نہ میرا ثانی
محی الدین اسم جو میرا | مینوں جانے عالم سارا
جھنڈے میرے ہار اُرں چمکن | بجلی جیوں شب کالی ہے

أَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِي
وَأَقْدَامِي عَلَى عُنُقِ الرِّجَالِ

اسماں وچہ نوبت میری | آہی محمد جھگا میری
میں سردار ہاں سبھا ولیاں | دھونسا میرا شہراں گلیاں
اُچا شان بلند ہے میرا
جو سو دیکھ جلالی ہے

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُورُ اِسْمِي
وَجَدِّي صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِي

عبد القادر اسم جو ظاہر
کیتا سیوں رب جو ظاہر
میں سید جو حسن حسینی
میں سلطان امام یقینی

سرور عالم نانا میرا | صاحب عین کمالی ہے

بیانات جو فرقہ
سنت نبوی سے گمراہ ہین

جہمیہ

۱- معطلیہ - کہتے ہیں کہ خدا کے اسماء اور صفات مخلوق ہین
۲- متر ابصیہ - کہتے ہیں کہ علم اور قدرت اور مشیت ایزدی مخلوق ہے
۳- مراقبیہ - کہتے ہین کہ حق تعالے مکان مین ہے
۴- وارویہ - کہتے ہین کہ اہل دوزخ میں جاویگا پھر باہر نہیں آویگا اور مومین دوزخ نہیں جاوینگے -

۵- حرقیہ کہتے ہین کہ قران اور توریت اور انجیل اور زبور مخلوق ہین
۶- مخلوقیہ کہتے ہین محمد رسول اللہ مرد عاقل و حکیم تھے نہ رسول
۹- فانیہ کہتے ہین کہ جنت اور دوزخ ہر دو فنا ہونگے —
۹- زنادقیہ کہتے ہین کہ معراج رسول مقبول کو روحی تھی جیسے ہم ہین الله دنیا مین دیکھتے ہے اور عالم کو قدیم جانتے ہیں اور جنت کے منکر —
۱۰- لفظیہ کہتے ہیں کہ قران کلام فارسی کا ہے کلام الہی نہیں لیکن کلام الہی ہین
۱۱- قبریہ منکر عذاب قبر کے ہین
۱۲- واقفیہ کہتے ہین کہ قران کے مخلوق ہوتے میں ہمکو توقف ہے
یہ گروہ جہمیہ اور اس پر متفق ہین کہ ایمان دل سے ہے نہ زبان سے نہیں اور منکر عذاب قبر اور سوال منکر نکیر و حوض کوثر و ملک الموت و کلام حق موسیٰ علیہ السلام

فرقہ دوم قدریہ

۱- احدیہ- کہتے ہین کہ ہمکو فرض کا اقرار ہے اور سنت سے اقرار ہے
۲- ثنویہ- کہتے ہین نیکی خدا سے ہے اور بدی شیطان سے ہے
۳- کیسانیہ- کہتے ہین افعال ہمارے مخلوق ہیں یا نہیں
۴- شیطانیہ- کہتے ہین کہ شیطان کا وجود نہیں ہے
۵- شرکیہ- کہتے ہیں کہ ایمان غیر مخلوق ہے کہیں ہوتا ہے کہیں نہیں —
۶- وہمیہ- کہتے ہین کہ ہمارے فعلوں کی مکافات نہیں ہے
۷- رویدیہ کہتے ہیں کہ دنیا فنی ہے
۸- ناکثیہ کہتے ہیں کہ امام پر خروج جائز ہے

۹- تبریہ- کہتے ہین کہ توبہ گنہگار کی قبول نہیں ہے
۱۰- قاسطیہ کہتے ہین کہ کسب علم و مال و حکمت و ریاضت فرض ہے
۱۱- نظامیہ کہتے ہین کہ اللہ تعالے کو شے کہنا روا ہے
۱۲- متولفیہ- کہتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ شر مقرر ہے یا نہین
یہ گروہ قدریہ ہے کہ اختیار پر اڑ کے راہ راست جماعت سے گمراہ ہوا

فرقہ سویم خارجیہ

۱- ازرقیہ کہتے ہین کہ کوئی خواب نیکی نہیں دیکھتا زیرا کہ وحی منقطع ہوئی ہے
۲- ریاضیہ- کہتے ہیں کہ ایمان قبول صالح و عمل صالح و نیت و سنت ہے۔
۳- ثعلبیہ کہتے ہیں کہ کام ہمارے حاصل ہوئے ہیں بیچ خواب کے کچھ خدا کی قدرت نہیں
۴- جازمیہ- کہتے ہیں فرضہ ایمان نا نہیں گیا
۵- خلفیہ- کہتے ہین بھاگنا معاملہ کفار سے کہ دو چند ہوں کفر ہے
۶- کوزیہ کہتے ہین کہ بدن بغیر بہت مالش سے پاک نہیں ہوتا
۷- کنزیہ- کہتے ہین کہ دینا زکات کا فرض کا نہیں ہے
۸- معتزلہ کہتے ہین کہ شر خدا کیطرف سے نہین ہے اور نماز پیچھے امام فاسق کے روا نہیں اور ایمان کسب بندے سے ہے اور قران مخلوق ہے اور مردوں کو دعا اور صدقے سے ثواب نہین پہنچتا اور معراج آگے بیت المقدس کے نہیں اور کتاب اور حساب اور میزان کچھ نہیں ہے اور فرشتے مومنین سے افضل ہین اور دیدار خدا کا قیامت کو نہوگا اور کرامت اولیاء کی کچھ

نہیں ہے اور اہل جنت کو بھی سونا اور مرنا ہے اور مقتول اپنی موت سے نہیں مرتا اور علامات قیامت مثل دجال وغیرہ کے کچھ نہیں ہے اور بہت باتیں کہتے ہیں کہ خلاف سنت وجماعت کے ہیں۔

۹۔ میمونیہ۔ کہتے ہیں کہ زمان بالغیب باطل ہے

۱۰۔ محکمیہ۔ کہتے ہیں کہ حق تعالے کو اوپر خلق کے حکم نہیں

۱۱۔ سراجیہ کہتے ہیں کہ نہیں ہے بختی ہے جزاء عمل کی نہ اجر اسکا۔

۱۲۔ جنبیہ۔ کہتے ہیں کہ احوال اگلونکا کچھ حجت قوی نہیں بلکہ انکار لازم ہے

یہ گروہ خارجیہ ہے راہ راست سنت وجماعت سے گمراہ ہوا۔

فرقہ چہارم رافضیہ

۱۔ علویہ۔ علی کرم اللہ وجہہ کو نبی کہتے ہیں

۲۔ ابدیہ علی کرم اللہ وجہہ کو شریک خدا کا جانتے ہیں

۳۔ شیعیہ کہتے ہیں کہ جو کل اصحاب سے حضرت کو دوست زیادہ رکھے

۴۔ اسحاقیہ۔ کہتے ہیں کہ نبوت ختم نہیں ہوئی ہے

۵۔ زیدیہ۔ کہتے ہیں کہ امامت نماز سوا اولاد علی کے دوسرے کے پیچھے لازم نہیں

۶۔ عباسیہ بجز عباس بن عبد المطلب کے کسی کو امام نہیں جانتے

۸۔ ناوسیہ کہتے ہیں کہ جو اپنے کو دوسرے سے فضل جانے کافر

۹۔ متناسخیہ کہتے ہیں کہ جو جان قالب سے باہر نکلے روا ہے کہ بیچ قالب دوسرے کے جاوے

۱۰۔ لاعنیہ طلحہ اور زبیر و عائشہ کو لعنت کرتے ہیں۔

۱۱۔ راجعیہ۔ کہتے ہیں کہ علی پھر دنیا میں آوینگے اور ابھی ابر میں رہتے ہیں۔

۱۲۔ مرتضیہ۔ کہتے ہیں مسلمان پادشاہ سے لڑنا روا ہے

یہ گروہ رافضیہ ہے کہ راہ راست سنت وجماعت سے گمراہ ہوا۔

فرقہ پنجم جبریہ

۱۔ مضطریہ۔ کہتے ہیں کہ خیر و شر سب خدا کی طرف سے ہے بندہ کو اختیار نہیں

۲۔ افعالیہ کہتے ہیں کہ واسطے بندہ کے فعل ہے لیکن بغیر قدرت اور اختیار

۳۔ معیہ کہتے ہیں واسطے بندہ کے فعل اور قدرت بغیر طاقت دینے کے

۴۔ تارکیہ۔ کہتے ہیں کہ بعد ایمان کے اور چیز کچھ فرض نہیں ہے

۵۔ بحیشیہ۔ کہتے ہیں کہ ہر کوئی اپنی نصیب سے کھاتا ہے بس کسی کو [illegible] کچھ ضرور نہیں

۶۔ متمنیہ۔ کہتے ہیں خیر وہ خیر ہے کہ نفس ساتھ اسکے تسلی پاوے۔

۷۔ کسلانیہ کہتے ہیں ثواب اور عذاب زیادہ نہیں ہوتا ہے عمل

۸۔ حبلیہ کہتے ہیں دوست ہرگز عذاب نکرے دوست اپنے کو

۹۔ خوفیہ۔ کہتے ہیں دوست ہرگز نہ ڈراوے گا دوست اپنے کو

۱۰۔ فکریہ۔ کہتے ہیں فکر بیچ معرفت اللہ تعالے کے عبادت سے بہتر ہے

۱۱۔ حبیہ۔ کہتے ہیں عالم میں قسمت نہیں ہے

۱۲۔ حجتیہ کہتے ہیں کہ جو کام ساتھ تقدیر خدا کے ہو تو اوپر بندہ کے کچھ حجت نہیں۔

یہ گروہ جبریہ ہے کہ راہ راست سنت وجماعت سے گمراہ ہوا

فرقہ ششم مرجیہ

۱۔ تارکیہ۔ کہتے ہیں بعد ایمان کے کچھ فرض نہیں ہے

۲۔ شائبہ۔ کہتے ہیں جس نے کہا لا الہ الا اللہ پھر جو چاہے کرے اوپر اس کے کچھ عذاب نہیں ہے۔

۳۔ راجیہ۔ کہتے ہیں بندہ کچھ طاعت سے مقبول اور معصیت سے گنہگار نہیں ہوتا۔

۴۔ شاکیہ۔ اپنے ایمان میں شک رکھتے ہیں کہتے ہیں روح ایمان ہے

۵۔ بہیسیہ۔ کہتے ہیں ایمان علم ہے جو نہ جانے کل اوامر و نواہی وہ کافر ہے

۶۔ عملیہ۔ کہتے ہیں ایمان عمل ہے

۷۔ منقوصیہ۔ کہتے ہیں ایمان کبھی زیادہ ہوتا ہے کبھی کم

۸۔ مستثنیہ۔ کہتے ہیں ہم مومن ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ

۹۔ شمریہ۔ کہتے ہیں قیاس باطل ہے صلاحیت کی دلیل دو رکھے

۱۰۔ بدعیہ۔ کہتے ہیں اطاعت امیر کی واجب ہے اگرچہ حکم کرے گناہ کا

۱۱۔ مشبہیہ۔ کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے

۱۲۔ حشویہ۔ کہتے ہیں واجب اور سنت اور مستحب سب ایک ہیں

یہ گروہ مرجیہ ہے کہ راہ راست سنت جماعت سے گمراہ ہوا اس پر پیغمبر واسطے انتظام کار عالم کے خوف و رجا کرتے ہیں ورنہ اللہ بے نیاز ہے مومنوں پر عذاب کرنے سے۔

باعث تالیف رسالہ ہذا

لاہور محلہ چنگڑان واقع بیرون دروازہ موری میں اہل محلہ نے امام کو مسجد سے نکال دیا اس نے نالش کی کہ مجھ کو ناحق نکالا ہے درجواب اس کے اہل محلہ نے کہا کہ یہ وہابی ہے۔ فریقین سے علماء طلب ہوئے اکثر علماء کا فیصلہ ہوا کہ وہابی کے پیچھے نماز ناجائز ہے۔ نکالا ہوا وہابی نے چیف کورٹ میں اپیل کیا وہ بھی خارج ہوا۔ اور فیصلہ ماتحت بحال رہا وہابیوں نے اپنی روسیاہی دھونے کے واسطے ایک رسالہ مسمی ورفع الفساد لکھا کہ حنفی کی نماز وہابی کے پیچھے جائز ہے چونکہ یہ رسالہ دھوکہ تھا اور جو جو حوالہ اس نے دیا تھا سب سے یہی ظاہر تھا کہ کسی مخالف مذہب کے پیچھے تب نماز جائز ہے کہ جب وہ رعایت مقتدی کی کرے اور مقامات اختلاف سے پرہیز کرے سو وہابی لوگ مخالفت کرتے ہیں جس کے سبب لامذہب بنے اور عقاید انکے ایسے ہیں جن سے حنفیوں کے نزدیک یہ لوگ اسلام سے خارج ہیں پس امامت ان کی ناجائز ہے۔

تمت

سنہ ۱۳۰۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرجوعہ نمبر

نقل فتویٰ محکمہ خانہ مولوی غلام قادر مدعا علیہ

اجلاس منشی رامداس صاحب تحصیلدار

بھیرہ فیصلہ ۲۱ اگست ۱۸۷۲ء مقدمہ ۶

احمد دین و چراغ دین سکنائے بھیرہ مدعیان

بنام مولوی غلام نبی و مولوی غلام قادر

و مولوی غلام رسول مدعا علیہم

(علت دفعہ (۵۰۴) تعزیرات ہند)

بسم اللہ الرحمن الرحیم – الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ – اما بعد
پس بتاریخ ۱۵، ۲۱ – جمادی الآخر بیوم یکشنبہ و دوشنبہ باتفاق علماء
و ارکان بلدہ بھیرہ در جامع مسجد بھیروی برائے تصفیہ و تنقیح مابین
وہابیان و سنیان مجمع عام شد۔ چنانچہ ہر دو فریقین باہم مباحثہ و مناظرہ
کردہ اند – بطریق سنی – حضرت صاحب مولوی غلام نبی ساکن للہ – مولوی غلام محمد
صاحب ساکن پیر حل – حافظ لال شاہ پشاوری مسجد بنوری – و مولوی [illegible]
صاحب و مولوی عبد العزیز – صاحبزادہ بگے والہ – و مولوی غلام قادر ساکن

بھیرہ – و مولوی غلام رسول ساکن چاوہ و بھیرہ –
فریق وہابی – نور الدین و چراغ دین آہنگر و احمد الدین پراچہ وغیرہ اتباع اوشان
بتعداد تخمیناً پنجاہ کس – در آں بیان مذکورہ در مسئلہ اغثنا یا رسول الثقلین و اغثنا
یا غوث الثقلین و امکان وجود نظیر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم – و تقویۃ الایمان
کہ دراں کتاب تنگ شان نبی کریم است و نبی صلعم را بچمار نسبت کردہ –
و رفع یدین – و جہر آمین – مباحثہ کردہ استمداد و استعانت از اولیا
و انبیاء را انکار کردند – و امکان مثل رسول کریم اولاً انکار کردہ بعدہ قائل
شدند و تقویۃ الایمان را انکار نکردند – و در مسئلہ ہر مخلوق خدا کی شان کے
آگے چمار جیسی ہے قائل شدند – و گفتند کہ تقویۃ الایمان را انکار نمیکنم
در رسول کریم و اولیاء را اگر نسبت بچمار کردہ مسلم داشتہ و در تاویل رکیک شدید
چونکہ این امر مکروہ تر و اقبح و مخالف اہل سنت و جماعت است – و این مسئلہ
تقویۃ الایمان مخالف آیات کلام – ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم قل ہل یستوی
الذین یعلمون والذین اوتوا العلم درجات – وکان فضل اللہ علیک عظیما و غیرہ
برجستہ مسئلہ پیشاورے – و قائل این مسئلہ خارج از دائرہ ایمان و اسلام است و علامات
ظاہرہ و باہرہ این فرقہ درین دیار – رفع یدین – و جہر آمین – قرأت فاتحہ خلف
سورۃ الحمد خلف الامام اند – لہٰذا جمیع اہل اسلام اہل سنت و جماعت را ندا است علم
و بشارت تام دادہ میشود – کہ بموجب احادیث نبویہ اختلاط و مشارکت
با اتباع این فرقہ ضالہ ہرگز نکنند و دور تر و بیگانہ از اوشان صحبت و الفت
و این خبر قتال اہل [illegible] نکنند بموجب آیات و احادیث نبویہ پرہیز و دوری
واسند چنان نشود کہ نادانستہ و خطا کدام کس ہمراہ اوشان مجالس و مواکلت
و ہم صلوٰۃ و ہم جنازہ و ہم نوالہ و ہم پیالہ باشد – عن ابن مسعود رضی اللہ
عنہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم لما وقعت بنو اسرائیل فی المعاصی
نہتہم علماؤہم فلم ینتہوا فجالسوہم فی مجالسہم و آکلوہم و شاربوہم فضرب اللہ قلوب

بعضہم ببعض وضربہم علی لسان داود و عیسے بن مریم ذالک بما عصوا کانوا یعتدون
رواہ ترمذی - مشکوٰۃ شریف - مگر آنکہ علامات واضح این فرقہ عدم تقلید امام
معینین یعنے امام اعظم علیہ الرحمۃ در رفع یدین - وجہر آمین و قراءت فاتحہ
پس امام است - وبعد برین روز سہ شنبہ باستدعائے میاں خیر محمد صاحب
ومیاں غلام رسول صاحب - و دیگر پراچگان خورد و کلاں و استفسار ارکان
خواجگان واکثر علمائے مساجد بہیرہ و دیگر اراکین پیران وغیرہ در مسجد
محلہ پراچگان محاذی مزار و مرقد میراں صاحب مرحوم اتفاق جلسہ عام شد
چنانچہ این مسائل و واقعات علی رؤس الاشہاد تقریر کردہ شد - و ہمہ قبول
کردند علائے غیر شد کہ با فرقہ ضالہ کدام کس مخالطت و مشارکت نخواہد کرد
و در معرکہ مباحثہ اول روز تحصیلدار صاحب - و تھانہ دار صاحب - و بروز
دوم تھانہ دار صاحب بمہ سپاہیان و کنسٹبلاں حاضر بودند - این اشتہار
بعام و اعلان برائے عوام نمودہ شد -

العبد العبد العبد

فلان تقدیم عبد الذکری
سیع القوم الظالمین
بفقیر غلام مرتضیٰ عفی عنہ

غلام رسول چودھری
کذا الحکم

حافظ سید لال شاہ
چودھری [illegible]
[illegible] مرحوم پٹواری

غلام قادر
عفی عنہ

العبد العبد العبد

محمد دین

فقیر غلام نبی محمد [illegible]
عفی عنہ

فقیر عبد العزیز [illegible]
عفی عنہ [illegible]

ناظر المکتوب منظور مقبول
فقیر عبد الرحیم

العبد العبد العبد

گل احمد [illegible]
حک رامداس

بذا التحریر صحیح
خیر محمد پراچہ

عبد الحکیم

خدا بخش قوم اوان

العبد العبد العبد

عبدہ غلام [illegible] امام
مسجد [illegible]

فقیر احمد امام مسجد
[illegible]

پیر رکن عالم شاہ
قریشی

عبد اللہ شاہ

ویغیرہ وغیرہ	مدعیہ غلام قادر شامل مثل رہی دستخط حاکم تحصیلدار	ترجمہ فیصلہ چیف کورٹ صادرہ ۲۵ دسمبر ۱۸۷۵ء - چیف نگرانی نمبر ۲۰۲ سنہ ۱۸۷۵ء فوجداری - طلب شدہ

بموجب دفعہ (۲۹۷) مجموعہ ضابطہ فوجداری)
(باجلاس جارلس بولنوز صاحب بہادر سی آر لینڈزی صاحب بہادر)
حکام مسمیان غلام قادر و غلام رسول و غلام نبی - و خیر محمد و غلام رسول ملزمان
بنام سرکار معرفت چراغدین و احمدین - رسپانڈنٹ و جرم دفعہ ۵۰۰
تعزیرات ہند سزا نسبت ملزم علیہ مبلغ یکصد روپیہ و علیہ ۲ لہ جرمانہ
نسبت ملزم ۳ و ۴ و ۵ مبلغ صد صد روپیہ جرمانہ در صورت عدم ادائے جرمانہ
ایک ایک ماہ قید سخت درخواست نگرانی حسب دفعہ ۲۹۷ ایکٹ دس
۱۸۷۲ء) بابت حکم صاحب سیشن جج قسمت راولپنڈی مورخہ ۱۷
ستمبر ۱۸۷۵ء جسکے رو سے حکم صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گجرات مورخہ ۱۰
جولائی ترمیم ۱۸۷۵ء ہو کر قید سخت کی بجائے قید محض ہو گئی - سائلان
کی جانب سے مسٹر شیلڈ صاحب اور رسپانڈنٹ کیطرف سے بابو کالی پرشنو رائے
حاضر ہیں بموجب معنون مجموعہ مذکور کے اس مقدمہ میں کوئی ازالہ حیثیت
عرفی ثابت نہیں - فتوے جیسا کہ یہہ کہلاتا ہے جائیز ہے گو اس سے
ازالہ حیثیت عرفی ہو - وہ الفاظ جنکا بیان بابو کالی پرشنو رائے نے کیا ہے
کہ مدعا علیہم نے بیروں دروازہ مسجد کے مستقل کئے تھے - جن سے
انہوں نے گاؤں کے حجاموں و دیگر کاریگروں کی توجہ اسطرف کرائی
تھی کہ وہ مستغیث کی حجامت نکریں اور انکو پانی و دیگر ضروریات مذہبی
پایہ ثبوت کو نہیں پہونچی - ایا ہم حکام کو اب انکے ثابت کرنے کی اجازت
دینی چاہیے کہ نہیں - اسمقدمہ میں اصلی دریافت طلب امر ہے - ہماری دانست
میں یہہ اجازت نہ دینی چاہیے - جس روز تجویز ظہور میں آئے مستغیث کی

فتوے پر جھگڑا کیا اپنے گواہان کو پکار جا سکتا تھا - لیکن انکو آواز نہیں دیگئی تھی کیونکہ وہ حاضر نہیں تھے یہہ امر پایا نہیں جاتا کہ مستغیثوں نے درخواست واسطے التوا کے واسطے طلبی گواہان کے کی تھی - اندریں حالات ہم احکامات کو منسوخ کرنے کیلئے اور یہہ حکم دینے کیلئے مجبور ہیں اگر جرمانہ وصول ہو گیا ہو تو واپس کیا جاوے

دستخط

جالس یونٹوز - سی آر لیٹیٹ زی - مورخہ ۳ - دسمبر ۱۹

نوٹ چونکہ مدعیان نے اس مقدمہ میں پہلے دفعہ ۵۰۴ تعزیرات ہند میں نالش کی تھی - اور حکم چیف کورٹ نے منسوخ کر کے ہدایت کی کہ اگر استغاثہ دفعہ ۵۰۰ میں مجسٹریٹ درجہ اول کے ہاں کریں تو دیکھا جائے گا - پھر مدعیان نے دفعہ (۵۰۰) میں استغاثہ دائر کیا - اور احکام ماتحت نے اس اشارہ کو حکم منصوص سمجھکر جرمانہ کیا پھر چیف کورٹ نے بملاحظہ فتوے کے قطعی حکم دیا کہ اسپر کسی طرح کا جرم اس فتوے سے ثابت نہیں ہو سکتا کو از راہ حیثیت عرفی کا ہو -

کتبہ منظور الٰہی کاتب ساکن ...